قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من الشعر لحکمۃ رواہ البخاری

چوں حدیث مرقوم مشعر است بودن بعض اشعار متضمن معارف وعلوم ورسالہ

ادراک النعمۃ
فی
اشعار الحکمۃ

کہ منتخب است از مواعظ وملفوظات حضرت حکیم الامۃ سلطان المشایخ سراج السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا ومرشدنا محمد اشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم وفیوضہم واز اشعار حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس قسمت لکھنؤ خلیفہ ارشد بارگاہ تھانوی مشتمل بود بر چنیں کلام منظوم کہ مجیش مثابہ است بگنج مکتوم

بناءً علیہ

عبد المجید بچھراونی نے اپنے کتب خانہ امدادیہ سے شائع کی ہے

ملنے کا پتہ

مولوی محمد عثمان علی صاحب ۔ مسجد رمضان شاہ ۔ پھاٹک حبش خاں دہلی

بار اول تعداد ۱۰۰۰ (مجتبائی پریس دہلی میں چھپی) قیمت ۴ر

کلید سعادت

مکمل اصول الوصول یعنی انفاس عیسی کے دیکھنے کا مشتاق

حضرت حکیم الامت مجدد ملت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم العالی کی
جلالت اور شان و تعلیم و تربیت اور تصنیف تالیف سے ایسا کون شخص ہے جو واقف نہ ہوگا ہم نے یہ کتاب جو حضرت
محمد عیسی صاحب نے تالیف فرمائی ہے جو حضرت حکیم الامت مدظلہم العالی کے اجلہ خلفاء میں سے ہیں آجکل کالج الہ آباد کے پروفیسر ہیں
حضرت حکیم الامت کے مواعظ اور ملفوظات اور تربیۃ السالک سے تصوف کے اصول و حقائق بہت عرق ریزی اور کوشش کے
ساتھ جمع فرمائے ہیں۔ اگرچہ یہ رسالہ تربیۃ السالک اور ملفوظات اور مواعظ سے ہرگز ہرگز مستغنی نہیں کرتا لیکن اصول تصوف
اور حقائق کو ذہن نشین کرنے کے لئے اتنا مفید و جامع ہے کہ شاید کوئی کتاب آجکل سالکین کی نظر سے نہ گذری ہوگی
سچ تو یہ ہے کہ مولانا ممدوح کا ہم لوگوں پر بہت ہی احسان ہے بس اس کو اور حضرت مدظلہ کی تربیۃ السالک مواعظ
ملفوظات کو منبع حکمت اور بحر حقیقت و طریقت اور انفاس عیسی کو موج سے تعبیر کروں تو میرے نزدیک بلکہ ہر واقف کے نزدیک
گویا جو ذرا ان کتابوں کو دیکھے شک و شبہ کی کوئی مجال نہ رہیگی۔ الحمد للہ مجموعہ مع اپنی سب خوبیوں کے
جو طباعت و کتابت اور مضامین کے اعتبار سے کتاب میں ہوا کرتی ہیں آج ۱۵ ۱۳۵۱ھ ماہ جمادی الثانی میں طبع
ہوکر رونما ہوگیا۔ اس کے خریدار طبع سے پہلے اور بعد طبع بھی بکثرت ہو چکے ہیں۔ کتاب ہاتھوں ہاتھ جارہی ہے
شائقین کو جلد از جلد منگالینی چاہیئے ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا۔ یہ مجموعہ چھپیس جزو ہے قیمت لاگت
اور طباعت کے اعتبار سے بہت مناسب رکھی ہے یعنی دو روپے بلاجلد اور مجلد ۸/۲۔ کوئی نسخہ جری نہ ہوگا ہم نے
اس کتاب کی فہرست مضامین بھی شروع میں لگادی ہے۔

اور تربیۃ السالک بھی بہت کچھ نکل چکی ہے شائقین کو اس کے منگانے میں بہت جلدی کرنی چاہیئے
چونکہ ایسی کتاب جو اپنی شان میں اپنی ثانی اور نظیر نہیں رکھتی روز روز تیار نہیں ہوا کرتی۔ چونکہ یہ بھی
کتاب ہے بیاسی جزو کی ضخامت ہے جس کے بارہ سو بہتر صفحے علاوہ فہرستوں کے ہیں اور بارہ سو اٹھاون
مضامین کی سرخیاں ہیں۔ ہم نے خیر خواہانہ مشورہ دیا ہے کہ ان کتابوں کو ضرور منگا کر دیکھیں۔ قیمت ۸/
بلاجلد محصول ڈاک ۱۲/۔ اگر ریل سے منگائی جاوے تو بہت کفایت ہوگی۔

ملنے کا پتہ :۔ دہلی پھاٹک حبش خان مسجد رمضان شاہ مولوی عثمان علی صاحب

احقر عبدالمجید بچھرایونی خادم کتب بارگاہ حکیم الامت تھانوی مدظلہم العالی

بحمد اللہ التوفیق حصہ دوم بھی ماہ صفر میں انشاء اللہ شائع ہو جاویگا قیمت ۱۲/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

بعد حمد و صلوٰۃ احقر محمد عیسیٰ عرض رسا ہے کہ یہ مجموعہ ہے نظم کا جس میں وہ اشعار ہیں جن کو اکثر سراج السالکین زبدۃ العارفین حضرت مرشدنا و مولانا و مقتدانا عالیجناب مولوی قاری شاہ محمد اشرف علی صاحب متعنا اللہ بفائہ و دوام فیوضہ نے اپنے وعظوں میں مختلف مواقع پر پڑھا ہے۔ اور جو نہایت ہی موثر ثابت ہوئے ہیں۔ ہر ہر شعر معنیً گویا مستقل وعظ ہے۔ اس احقر نے ان اشعار کو یکجا جمع کر دیا ہے۔ اور ہر ہر شعر کے مضمون کا خلاصہ بھی حاشیہ پر لکھدیا ہے۔ اور ابواب بھی حسب ذیل قائم کر دیئے ہیں۔

باب اول۔ تعلیم عشق حقیقی

باب دوم۔ تنفیر از عشق مجازی

باب سوم۔ ترغیب صحبت نیک و ترہیب از شیخ مزور اور اہل اللہ کی شناخت

باب چہارم۔ تعلیم زہد و فقر

باب پنجم۔ تعلیم توحید و تفویض و توکل و رضا۔

باب ششم۔ تعلیم دیگر اخلاق حسنہ

باب ہفتم۔ تعدیل اخلاق رذیلہ

باب ہشتم۔ تسلی در قبض

اس بنا پر یہ رسالہ سالکین کے مطالعہ کے لئے ایک سفینہ لذیذہ و عجالہ نافعہ ہوگیا ہے تاکہ خلوت میں بیٹھکر اس سے حظ حاصل کریں اور جلوت میں دوسروں کو بھی اس سے مستفید کریں۔ حسب تجویز حضرت اقدس مولانا و مرشدنا دامت فیوضہم و برکاتہم اس کا نام ادرار النعمۃ فی اشعار الحکمۃ رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے تمام سالکین اور عوام و خواص کو منفعت بخشیں۔ اور اس ناکارہ کو بھی ماجور فرمائیں۔ ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیم عشق حقیقی

عشق حقیقی کی حد و انتہا نہیں

گر دو صد قطع ہر گز جادہ عشق از دویدنہا | کہ می بالد بخود این راہ چوں تاک از بریدنہا

خواہش مرید درجہ سلوک

بیزارم ازیں کہنہ خدائے[1] کہ تو داری | ہر روز مرا تازہ خدائے[2] دیگرے ہست

ترقی درجۂ عشق

اے برادر بے نہایت درگہیست | ہر چہ بروے می رسی بروے مایست

مطلوبیت دیوانگی و مفلسی

تا بدانی ہر کہ را یزداں بخواند | از ہمہ کار جہاں بیکار ماند

ما اگر قلاش و گر دیوانہ ایم | مست آں ساقی و آں پیمانہ ایم

بے پروائی از ننگ و نام

عاشق بدنام کو پروائے ننگ و نام کیا | اور جو خود ناکام ہو اسکو کسی سے کام کیا

بے تعلقی از اغیار

دل آرامی کہ داری دل درو بند | دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

مصلحت دید من آنست کہ یاراں ہمہ کار | بگذارند و خم طرۂ یارے گیرند

رند عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار | کار ملک است آنکہ تدبیر و تحمل بایدش

محبت حقیقی قابل تجزیہ نہیں

مرا عشق ہمچو خودی ز آب و گل | رباید ہمہ صبر و آرام و دل

چو در چشم شاہد نیاید زرت | زر و خاک یکساں نماید زرت

عجب داری از سالکان طریق | کہ باشند در بحر معنے غریق

گفت معشوقے بعاشق کاے فتا | تو بغربت دیدہ بس شہرہا

پس کدامی شہر زانہا خوشتر است | گفت آں شہرے کہ در وے دلبر است

ہر کجا دلبر بود خرم نشین | فوق گردوں است نے قعر زمین

---

[1] مراد درجہ سلوک حاصل شدہ [2] ترقی پر درجہ سلوک کہ ہنوز حاصل نہیں

هر کجا یوسف رخے باشد چو ماه | جنت است آں گرچہ باشد قعر چاه

استغنا محبوب حقیقی

دلفریبان نباتی ہمہ زیور بستند | دلبر ماست کہ با حسن خداداد آمد

ز عشق ناتمام ما جمال یار مستغنی است | بآب و رنگ و خال و خط چہ حاجت روئے زیبا را

العشق مجازی قنطرۃ العشق الحقیقی

ع چہ باشد آں نگار خود کہ بندد ایں نگارہا

خاصہ عشق محبت

با سایہ ترا نمی پسندم | عشق است و ہزار بدگمانی

کیفیت عشق حقیقی

افروختن و سوختن و جامہ دریدن | پروانہ ز من شمع ز من گل ز من آموخت

عتاب محبت

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی | جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

قدر عشق محبت

قیمت خود ہر دو عالم گفتۂ | نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

آثار عشق حقیقی

نظم

گرم صد زنجیر آری بگسلم | بجز زلف آں نگار مقبلم

اسیرش نخواہد رہائی ز بند | شکارش نجوید خلاص از کمند

تماشائے جذب و لقاء فنائے قلبی

ضمانہ قلندر سزد ار بمن نمائی | کہ دراز و دور دیدم رہ و رسم پارسائی

عشق محبوب حقیقی

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت | سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

بہر قتلم چوں کشد تیغ نہم سر بسجود | او بہ ناز عجبے من بہ نیاز عجبے

کیفیت سالک

بر دل سالک ہزاراں غم بود | گر ز باغ دل خلالے کم بود

کل حقیقۃ ردتہا الشریعۃ فہی زندقۃ

در راہ عشق وسوسہ اہرمن بسے است | ہشدار گوش را بہ پیام سروش دار

ظاہری بہار قابل دید نہیں

ستم است اگر ہوست کشد کہ بسیر سرو و سمن درآ | تو ز غنچہ کم ندمیدہ در دل کشا بہ چمن درآ

اندرونی بہار قابل دید ہے

خلوت گزیدہ را بتماشا چہ حاجت است | چوں کوئے دوست ہست بصحرا چہ حاجت است

نشان عشق

زندہ کنی عطائے تو ور بکشی فدائے تو | دل شدہ مبتلائے تو ہر چہ کنی رضائے تو

شاہد آں نیست کہ موئے و میانے دارد | بندہ طلعت آں باش کہ آنے دارد

(عشق و جدائی چیزیست)
پرسید یکی که عاشقی چیست — گفتم که چو ما شوی بدانی

(ترغیب مشغولی در عشق حقیقی)
گدای گوشه نشینی تو حافظا مخروش — رموز مملکت خویش خسروان دانند

(راز عدم بیان ملامت)
مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز — ورنه در مجلس رندان خبری نیست که نیست

(غنیمت مشغولی در عبادت و خلوت)
خوشا وقتی و خرم روزگاری — که یاری برخورد از وصل یاری

(کیفیت عشق)
گفت لیلی را خلیفه کان توئی — کز تو مجنون شد پریشان و غوی

از دگر خوبان تو افزون نیستی — گفت خامش تو که مجنون نیستی

دیدهٔ مجنون اگر بودی ترا — هر دو عالم بی خطر بودی ترا

(عشق خداوندی کی ترغیب)
غرق عشقی شو که غرق است اندرین — عشقهای اولین و آخرین

از دعا نبود مراد عاشقان — جز سخن گفتن به آن شیرین دهان

گفتگوی عاشقان در کار رب — جوشش عشق است نی ترک ادب

(وصل و هجر محبوب حقیقی)
دو گونه رنج و عذاب است جان مجنون را — بلای فرقت لیلی و وصلت لیلی

من شمع جان گدازم تو صبح دلکشائی — سوزم گرت نبینم میرم چو رخ نمائی

نزدیک آن چنانم دور آن چنانکه گفتم — نی تاب وصل دارم نی طاقت جدائی

(مشاهده جمال الٰهی)
بنمای رخ که خلقی واله شوند و حیران — بگشای لب که فریاد از مرد و زن برآید

(شناخت طلب حقانی)
همینم بس که دانند ماهرویم — که من نیز از خریداران اویم

(خمر الٰهی)
خود قوی تر میشود خمر کهن — خاصه آن خمری که باشد من لدن

(ذکر محبوب الٰهی)
ذکرک للمشتاق خیر شراب — وکل شراب دونه کسراب

(حال عارف)
در نیابد حال پخته هیچ خام — پس سخن کوتاه باید والسلام

(بیان حسن غیر متناهی)
نه حسنش غایتی دارد نه سعدی را سخن پایان — بمیرد تشنه مستسقی و دریا همچنان باقی

بیان عید باطنی

عیدگاہ ما غریباں کوئے تو | انبساطِ عید دیدن روئے تو

صد ہلال عید قربانت کنم | اے ہلال عید ما ابروئے تو

رتبہ شہید عشق

رتبہ شہید عشق کا گر جان جائیے | قربان ہونیوالے کے قربان جائیے

عدم پروائی ملامت در عشق

عذل العواذل حول قلبی التائہ | وھوی الاحبۃ منہ من سودائہ

کیفیت عشق

عاشقی چیست بگو بندۂ جاناں بودن | دل بدست دگرے دادن و حیران بودن

سوئے زلفش نظرے کردن و رویش دیدن | گاہ کافر شدن و گاہ مسلماں بودن[1]

اثر عشق

عشق نے غالب نکما کر دیا | ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے | یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

سر بوقت ذبح اپنا اسکے زیر پائے ہے | کیا نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

عشاق کیلئے دیدار کے مقابلے میں جنت بھی ہیچ ہے اور مصائب کی بھی پروا نہیں

ان کان منزلتی فی الحب عندکم | ما قد رأیت فقد ضیعت ایامی

ہر کجا یوسف رخے باشد چو ماہ | جنت است آں گرچہ باشد قعر چاہ

با تو دوزخ جنت است ای جانفزا | بے تو جنت دوزخ است اے دلربا

بیان حسن حقیقی

مجلس تمام گشت و بپایاں رسید عمر | ہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش | حسن ایں قصۂ عشق است در دفتر نمی گنجد

قدر عطیہ خداوندی

جمادی چند دادم جاں خریدم | بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

ع متاعِ جاں جانِ جاں جان دینے پر بھی سستی ہے

نیم جاں بستاند و صد جاں دہد | آنکہ در وہمت نیاید آں دہد

---

[1] کفر کے معنی حق کے ہیں جبکہ اپنا ارادہ اپنی ہستی مستور ہو جاتی ہے۔ اس لئے فنا کو کفر سے تعبیر کرتے ہیں اور بقا کو اسلام سے۔ تو اب معنی یہ ہوئے کہ گاہ فانی شدن و گاہ باقی بودن۔ فنا کی تجلی کو زلف سے اور بقا کی تجلی کو رخ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ۱۲

آنکه جاں بخشد اگر بکشد رواست | نائب است و دستِ او دستِ خداست

عشق کی کیفیت

نازد عشق را کنج سلامت | خوشا رسوائی کوئے ملامت

اے دوائی نخوت و ناموس ما | اے تو افلاطون و جالینوس ما

اے ترا خارے بپا نشکستہ کے دانی کہ چیست | حال شیرانی کہ شمشیر بلا بر سر خورند

ناخوش تو خوش بود بر جان من | دل فدائے یار دل رنجان من

وصل سے عدم سیری

کنار و بوس سے دونا ہوا عشق | مرض بڑھتا رہا جوں جوں دوا کی

ہر جگہ جلوہ حق نظر آنا

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش | من از رفتار پایت می شناسم

ہر چہ بینم در جہاں غیر تو نیست | یا توئی یا بوئے تو یا خوئے تو

محبوب حقیقی سے ہمکلامی کا طریقہ

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگ گل | ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

تعلق حق تعالی سارے تعلقات سے مستغنی کر دیتا ہے

ہر کرا باشد زیزداں کار و بار | یافت بار آنجا و بیروں شد ز کار

جفاکشی در عشق

صوفی نشود صافی تا در نکشد جامی | بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی

انا الحق کے دو معنی

گفت فرعونے انا الحق گشت پست | گفت منصورے انا الحق گشت مست

رحمۃ اللہ ایں انا را در وفا | لعنۃ اللہ آں انا را در قفا

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را | ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

محبت وہی ہے جو عمل پر آمادہ کرے

قدم باید اندر طریقت نہ دم | کہ اصلے ندارد دمِ بے قدم

کارکن کار بگذار از گفتار | کاندریں راہ کار باید کار

عشق میں فنا الفقر ضروری ہے

گدایان از بادشاہی نفور | بامیدش اندر گدائی صبور

عشق کیلئے فنا لازم ہے

اگر مرد عشقی کم خویش گیر | وگرنہ رہِ عافیت پیش گیر

عشق کا ثمرہ بقا ہے

مترس از محبت کہ خاکت کند | کہ باقی شوی چوں ہلاکت کند

سوئے جاناں بھی آنکھ اُٹھاتا ہی بار دل | گردن جھکائے دیکھ رہا ہوں بہار دل

(عشق کی خاصیت استغراق ہے)

سر بر قدمش بردن ہر بار چہ خوش باشد | راز دل خود گفتن با یار چہ خوش باشد

(پسندیدگی سجدہ و مناجات)

اے دوست اگر جان طلبی جان بتو بخشم | از جان چہ عزیز است بگو آں بتو بخشم

(خاصیت عشق)

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی | حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ہاں وہ نہیں خدا پرست جاؤ وہ بیوفا سہی | جس کو ہو جان و دل عزیز اسکی گلی میں جائے کیوں

(بیان استغنائے محبوب)

ایکہ صبرت نیست از دنیائے دوں | صبر چوں داری ز نعم الماہدون

(استغنائے محبوب حقیقی سے تعجب ہے)

ایکہ صبرت نیست از فرزند و زن | صبر چوں داری ز رب ذو المنن

ناز را روئے بباید ہمچو ورد | چوں نداری گرد بدخوئی مگرد

(ناز سب کو زیبا نہیں)

عیب باشد چشم نابینا و باز | زشت باشد روئے نازیبا و ناز

ما قصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم | از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

(محبوب کی شناخت)

چو رسی بکوئے دلبر بسپار جان مضطر[۱] | کہ مبادا بار دیگر نرسی بدیں تمنا

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق | ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

(اہل عشق کی حیات بعد الممات)

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب | ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

(آثار عشق)

می تواں داشت نہاں عشق ز مردم لیکن | زردی رنگ رخ و خشکی لب را چہ علاج

گرچہ تفسیر زباں روشن گر است | لیک عشق بے زباں روشن تر است

دل می رود ز دستم صاحبدلاں خدا را | دردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

اگر از جانب معشوق نباشد کششے | کوشش عاشق بیچارہ بجائے نرسد

(عشق اول در دل معشوق پیدا می‌شود — شورش عشق)

داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار | گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

(بیان حسن محبوب حقیقی)

---

۱ یہ ایک عاشق کا حال ہے کہ خانہ کعبہ کو دیکھ کر جان دیدی تھی ۔ ۱۲

عشق کی قیمت

قلم بشکن سیاہی ریز کاغذ سوز دم درکش — حسن این قصہ عشق است در دفتر نمی گنجد

آسمان بار امانت نتوانست کشید — قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

علامت عشق

گر ترا باید بدوست راہ بردن — شرط عشق ست در طلب مردن

بفراغ دل زمانے نظرے بماہ روئے — بہ ازاں کہ چتر شاہی ہمہ روز ہای و ہوئے

گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی بین — کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم

سودا قمار عشق میں شیریں سے کوہ کن — بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا

کس منہ سے اپنے آپکو کہتا ہے عشقباز — ای روسیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا

عشق کی شان قطع تجویز ہے

کسے پیش شوریدہ حالے نبشت — کہ دوزخ تمنا کنی یا بہشت

بگفتا مپرس از من این ماجرا — پسندیدم آنچہ پسندد مرا

عشق کی شان شورش کی ہے

عشق معشوقاں نہاں است و ستیر — عشق عاشق با دو صد طبل و نفیر

وجد و حال ... عاشق کی شان ... [illegible]

من حال دل ای زاہد با خلق نخواہم گفت — کیں نغمہ اگر گویم با چنگ و رباب اولی

نازپروردہ تنعم نبرد راہ بدوست — عاشقی شیوۂ رنداں بلاکش باشد

خودبینی حائل وصل ہے

میان عاشق و معشوق ہیچ حائل نیست — تو خود حجاب خودی حافظا از میان برخیز

عشق کی مستوری مناسب ہے

دردم نہفتہ بہ ز طبیبان مدعی — باشد کہ از خزانۂ غیبش دوا کنند

عشق میں مصائب کا تحمل ضروری ہے

تو بیک زخمے گریزانی ز عشق — تو بجز نامے چہ میدانی ز عشق

وصول کیلئے صرف عشق کافی نہیں ہے بلکہ فضل و وہب کی ضرورت ہے

خود بخود آں شہ ابرار بسر می آید — نہ بزور نہ بزاری نہ بزر می آید

تعلیم صبر و شکر

پسر از آخرت غافل مباش — با متاع این جہاں خوشدل مباش

در بلیات جہاں صابر باش — گاہ نعمت شاکر جبار باش

نسبت ... لطف ... بیداری [illegible]

چہ خوش است با تو بزمے بہ نہفتہ ساز کردن — در خانہ بند کردن سر شیشہ باز کردن

تنفیر از عشق مجازی

مذمت عشق مجازی

عشقہائے کز پئے رنگے بود / عشق نبود عاقبت ننگے بود

عشق با مردہ نباشد پائیدار / عشق را باحیّ و با قیوم دار

تعلیم احتیاط از بدنظری

زاہد نہ داشت تاب جمال پری رخان / کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

بزرگے دیدم اندر کوہسارے / نشستہ از جہاں در کنج غارے

چرا گفتم بہ شہر اندر نیائی / کہ بارے بندے از دل بر کشائی

بگفت آنجا پری رویان نغز اند / چو گل بسیار شد پیلان بلغزند

بیان عشق مجنون و لیلی

بدید مجنوں را یکے صحرا نورد / در بیابان غمش بنشستہ فرد

ریگ کاغذ بود انگشتاں قلم / می نمودی بہر کس نامہ رقم

گفت اے مجنون شیدا چیست ایں / می نویسی نامہ بہر کیست ایں

گفت مشق نام لیلے می کنم / خاطر خود را تسلّی می دہم

الٰہی تبت من کل المعاصی / ولکن حب لیلے لا اتوب

بدنگاہی کی خرابی

درون سینہ من زخم بے نشان زدہ / بحیرتم کہ عجب تیر بے کمان زدہ

ایں است کہ خوں خوردہ و دل بردہ بسے را / بسم اللہ اگر تاب نظر ہست کسے را

تعلیم صحبت نیک اور شیخ مرشد اہل اللہ کی شناخت

اشقیا و اولیا کا بین فرق

انبیا در کار عقبے جبر اند / اشقیا در کار دنیا جبر اند

انبیا را کار عقبے اختیار / اشقیا را کار دنیا اختیار

تعلیم صحبت نیک

قال را بگذار مرد حال شو / پیش مرد کاملے پامال شو

صحبت نیکاں اگر یک ساعت است / بہتر از صد سالہ زہد و طاعت است

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا / گو نشیند در حضور اولیا

تعلیم حذر از مصلحین مزورین

ہر چہ کردند از علاج و از دوا / رنج افزوں گشت و حاجت ناروا

گفت ہر دارد کہ ایشاں کردہ اند / آں عمارت نیست ویراں کردہ اند

بے خبر بودند از حال دروں / استعیذ اللہ مما یفترون

اکسیر صحبت اہل اللہ

گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی / چوں بہ صاحب دل رسی گوہر شوی

یک زمانہ صحبت با اولیاء / بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

طریق شناخت کاملیں

کار مرداں روشنی و گرمی است / کار دوناں حیلہ و بے شرمی است

حذر از شیخ مزور

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست / پس بہر دستے نباید داد دست

گر بصورت آدمی انساں بُدے / احمد و بوجہل ہم یکساں بُدے

اینکہ می بینی خلاف آدم اند / نیستند آدم غلاف آدم اند

ترغیب بہ مداومت صحبت شیخ

مقام امن و مے بیغش و رفیق شفیق / گرت مدام میسر شود زہے توفیق

ملفوظات بیان صحبت نیک کے

دریں زمانہ رفیقے کہ خالی از خلل است / صراحی مے ناب و سفینہ غزل است

تشنیع مزور کی ایک علامت

حرف درویشاں بدزدد مرد دوں / تا بہ پیش جاہلاں خواند فسوں

وضع اہل کی ترغیب

او ست دیوانہ کہ دیوانہ نشد / مر عسس را دید و در خانہ نشد

ترغیب تلاش رہبر شیخ

نفس نتواں کشت الا ظل پیر / دامن آں نفس کش را سخت گیر

گر ہوائے ایں سفر داری دلا / دامن رہبر بگیر و پس بر آ

در ارادت باش صادق اے فرید / تا بیابی گنج عرفاں را کلید

بے رفیقے ہر کہ شد در راہ عشق | عمر بگذشت و نشد آگاہ عشق

بندۂ شیخ نزد قلندر کی تعلیم

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند | نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست | نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

تعلیم و تحصیل مناسب شیخ و ترک الکبر و الغضب

مغز را خالی کن از انکار یار | تا کہ ریحاں یابی از گلزار یار

مربی کامل کی شناخت

بندۂ پیر خراباتم کہ لطفش دائم است | زانکہ لطف شیخ و زاہد گاہ ہست و گاہ نیست

تا توانی دور شو از یار بد | یار بد بدتر بود از مار بد

مار بد تنہا ہمیں بر جاں زند | یار بد بر جان و بر ایماں زند

بشارت زیارت مکہ مدینہ و التحدیث — دیوبند

خوشا سعادت آں بندہ کہ کرد نزول | گہے بہ بیت خدا گہے بہ بیت رسول

بیان فقر و استغنا اولیاء اللہ

گدایانے از بادشاہی نفور | بامیدش اندر گدائی صبور

دمادم شراب الم در کشند | وگر تلخ بینند دم در کشند

قدر پیر

کیمیائیست عجب بندگی پیر مغاں | خاک او گشتم و چندیں درجاتم دادند

فضیلت چلہ

شنیدم رہروے در سرزمینے | ہمیں گفت ایں معما با قرینے

کہ اے صوفی شراب آنگہ شود صاف | کہ در شیشہ بماند اربعینے

وسعت اخلاق

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ | عارف کہ برنجد تنک آب است ہنوز

خاکساران جہاں را بحقارت منگر | تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

آئینہ شیخ

پیر خود را حاکم مطلق شناس | تا بہ راہ فقر گردی حق شناس

چوں گزیدی پیر ہن تسلیم شو | ہمچو موسیٰ زیر حکم خضر رو

صبر کن در راہ خضر اے بے نفاق | تا نگوید خضر رو ہذا فراق

عارف موجب رحمت عالم ہے

جملہ دانایاں ہمیں گفتہ ہمیں | ہست دانا رحمۃ للعالمین

اختیار صحبت میں ظاہری اخلاق کو بھی دیکھو

گر انارے می خری خنداں بخر
تا دہد خندہ ز دانا او خبر

نا مبارک خندہ آں لالہ بود
کہ ز خندہ او سواد دل نمود

عابدین کی عبادت

خود ثنا گفتن[1] ز من ترک ثناست
ایں دلیل ہستی و ہستی خطاست

ضعفا کے حال پر رحم چاہیے

خستگاں را چو طلب باشد و قوت نبود
گر تو بیداد کنی شرط مروت نبود

چار پا را قدر طاقت بار نہ
بر ضعیفاں قدر ہمت کار نہ

طفل را گر ناں دہی بر جائے شیر
طفل مسکیں را ز آں ناں مردہ گیر

اہل اللہ کی مخالفت کا نتیجہ

چراغے را کہ ایزد بر فروزد
ہر آنکو تف زند ریشش بسوزد

اہل اللہ کے انوار مٹا نہیں سکتے

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

نور حق ظاہر بود اندر ولی
نیک بیں باشی اگر اہل دلی

مرد حقانی کے پیشانی کا نور
کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور

کمالات معرفت عشق اہل اللہ کے لیے کافی ہیں

طمع فاتحہ از خلق نداریم بیار
عشق من از پس فاتحہ خوانم باقیست

ع- در درویش را دربان نباید

اہل اللہ کو شان کی ضرورت نہیں

" بباید تا سگ دنیا بباید (جواب مصرع بالا)

جنت چاہنے کی نیت

" عاشقاں جنت برائے دوست می دارند دوست

کب حق پرست زاہد جنت پرست ہے
حوروں پہ مر رہا ہے شہوت پرست ہے

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد
کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد

---

[1] ثنا کرنا یعنی طاعت بجا لانا یہ خود ترک طاعت ہے یعنی وہ بھی ایک گناہ ہے کیونکہ اس پر ہم نظر عجب سے نگاہ کرتے ہیں

گفت اینک ما بشر ایشان بشر ‏‏ ما و ایشان بستهٔ خوابیم و خور

عاشقین کا مذاق

نازم بچشم خود که جمال تو دیده است ‏‏ افتم بپائے خود که بکویت رسیده است

هر دم هزار بوسه زنم این دست خویش را ‏‏ کو دامنم گرفته بسویت کشیده است

شکر للّٰه که نمردیم و رسیدیم بدست ‏‏ آفرین باد برین همت مردانهٔ ما

مذہب اہل اللہ

زیر بارند درختاں که ثمرہا دارند ‏‏ اے خوشا سرو که از بند غم آزاد آمد

صحبت صالح کا طریق

جهد کن و با دم دانا بنشین ‏‏ با صدق و صفا

یا با صنم لطیف رعنا بنشین ‏‏ با شرم و حیا

زین هر دو گرت میسر نشود ‏‏ از طالع خویش

اوقات مکن ضایع و تنها بنشین ‏‏ در یاد خدا

تعلیم زہد و فقر

قناعت

حرص قانع نیست صائب ورنہ اسباب معاش ‏‏ آنچه ما در کار داریم اکثرے در کار نیست

نعم المال الصالح للرجل الصالح

نعم مال صالح گفت آں رسول ‏‏ مال را گر بہر دیں باشی حمول

آب در کشتی ہلاک کشتی است ‏‏ آب اندر زیر کشتی پشتی است

زر و نقرہ و صورت پاک اتقانہیں

زر و نقرہ چیست تا مفتوں شوی ‏‏ چیست صورت تا چنیں مجنوں شوی

استغنا از مال و جاہ

اے دل آں بہ که خراب از مے گلگوں باشی ‏‏ بے زر و گنج بصد حشمت قاروں باشی

در رہ منزل لیلےٰ که خطرہاست بجاں ‏‏ شرط اول قدم آنست که مجنوں باشی

نری ترکی و تیوری کس کام کی

نہ نماز ہے نہ روزہ نہ زکوٰۃ ہے نہ حج ہے ‏‏ تو پھر اسکی کیا خوشی ہے کوئی جنٹ ہو کوئی جج

ترغیب قناعت

خوشا روزگارے که دارد کسے ‏‏ که بازار حرصش نباشد بسے

بقدرے ضرورت یسارے بود ‏ کند کالے از مروکاری بود

تنفیر از مال و دولت

آنکس کہ ترا شناخت جاں راچہ کند ‏ فرزند و عزیز و خانماں راچہ کند

تنفیر از حشمت

چوں چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد ‏ در دل اگر بود ہوس ملک سنجرم

تفہیم استغنا

زانگہ کہ یافتم خبر از ملک نیم شب ‏ من ملک نیمروز بیک جو نمی خرم

اری الملوک بادنی الدین قد قنعوا ‏ وما اراہم رضوا فی العیش بالدون

فاستغن بالدین عن دنیا الملوک کما ‏ استغنی الملوک بدنیاہم عن الدین

فنا دنیا و اہل دنیا کا حال

حال دنیا را بپرسیدم من از فرزانۂ ‏ گفت یا خوابیست یا بادیست یا افسانۂ

باز گفتم حال آنکس گو کہ دل در وی ببست ‏ گفت یا غولیست یا دیویست یا دیوانۂ

مذمت ترجیح دنیا بر دین

مبادا دل آں فرومایہ شاد ‏ کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد

دنیا کو دوست رکھنے کیلیے

نہ مرد است آنکہ دنیا دوست دارد ‏ اگر دارد برائے دوست دارد

رضا بالفقر

بلنگے زیر و بلنگے بالا ‏ نے غم دزد و نے غم کالا

مدح بے تعلقی

زیر بارند درختاں کہ ثمرہا دارند ‏ اے خوشا سرو کہ از غم آزاد آمد

ہیچ نداریم و غم ہیچ نداریم ‏ دستار نداریم و غم پیچ نداریم

ترجیح فقر و ذلت

مرا گدائے تو بودن ز سلطنت خوشتر ‏ کہ ذل جور و جفائے تو عز و جاہ من است

مذمت دنیا و ظاہر پرستی

زہر دارد در درون دنیا چو مار ‏ گرچہ دارد از بروں نقش و نگار

زہر ایں مار منقش قاتل است ‏ می گریزد زہر آں کو عاقل است

شنیدی کہ دریں بزم دمے خوش بنشست ‏ کہ نہ در آخر صحبت بندامت برخاست

اذا ادبرت کانت علی المرء حسرۃ ‏ وان اقبلت کانت کثیرا ہمومہا

ومن یحمد الدنیا لعیش یسرہ ‏ فسوف لعمری عن قلیل یلومہا

چو خوش وقتے و خرم روزگارے | کہ یارے برخورد از وصل یارے

اگر شہرت ہوس داری اسیر دام عزلت شو | کہ در پرواز دارد گوشہ گیری نام عنقا را

تعلیم تفویض و توکل و توحید و رضا

استغنائے الٰہی

ہر کہ خواہد گو بیا و ہر کہ خواہد گو برو | دار و گیر و حاجب و دربان دریں درگاہ نیست

(یعنی لاکھ برس کا عابد اگر مچلے تو کان پکڑ کر باہر اور اگر لاکھ برس کا کافر آئے تو بسم اللہ پس ایسی ذات اہل ہے تفویض و توکل و رضا)

دینداروں کی عدم پریشانی کا راز

ع - ہر چہ آں خسرو کند شیریں بود

رضا بقضائے الٰہی

از قضا آئینہ چینی شکست | خوب شد اسباب خود بینی شکست

آثار توحید و توکل

موحد چہ بر پائے ریزی زرش | چہ فولاد ہندی نہی بر سرش

امید و ہراسش نہ باشد ز کس | ہمیں است بنیاد توحید و بس

توکل تدبیر کے ساتھ ہے

گفت پیغمبر بآواز بلند | بر توکل زانوئے اشتر ببند

گر توکل می کنی در کار کن | کسب کن پس تکیہ بر جبار کن

تعلیم رضا و رجوع الی اللہ

کہ از خدا داں خلاف دشمن و دوست | کہ دل ہر دو در تصرف اوست

گر گزندت رسد ز خلق مرنج | کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج

راز توحید

سر نہاں است اندر زیر و بم | فاش گر گویم جہاں برہم زنم

در کارخانۂ عشق از کفر ناگزیر است | آتش کرا بسوزد گر بولہب نباشد

تقدیر اصل ہے

عقل در اسباب می دارد نظر | عشق می گوید مسبب را نگر

تعلیم توحید

ما نبودیم و تقاضا ما نبود | لطف تو ناگفتۂ ما می شنود

چو سلطان عزت علم برکشد — جہاں سر بہ جیب عدم درکشد

اگر آفتاب است یک ذرہ نیست — وگر ہفت دریاست یک قطرہ نیست

ای برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم — وز ہرچہ گفتہ ایم وشنیدیم وخواندہ ایم

دفتر تمام گشت وبپایاں رسید عمر — ما ہمچناں در اول وصف تو ماندہ ایم

نہ حسنت غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں — بمیرد تشنہ مستسقی ودریا ہمچناں باقی

درد انبار ست ودرماں نیز ہم — دل فدائے او شدہ جاں نیز ہم

تعلیم رضا

دریں نوع از شرک پوشیدہ است — کہ زیدم بیازرد وعمرم بخست

چونکہ بر میخت ببندد بستہ باش — چونکہ بکشاید چابک برجستہ باش

ف

چارہ می جو یدپئے من دردِ تو — می شنودم دوش آہِ سردِ تو

می توانم ہم کہ بے ایں انتظار — رہ نمایم وادہم راہ گذار

تا ازیں طوفانِ دوراں وارہی — بر سرِ گنجِ وصالم پانہی ؛؛

لیک شیرینی ولذاتِ مقر — ہست براندازۂ رنج سفر

آنکہ از فرزند وخویشاں برخوری — کز غریبی رنج ومحنتہا بری

علامت تحقیق نسبت ہے

گفت آتش من ہمانم آتشم — اندر آتا تو ببینی تابشم

ع۔ تیغ حقم ہم بدستوری برم

خاک وباد وآب وآتش بندہ اند — با من وتو مردہ با حق زندہ اند

چرخ کوکب یہ سلیقہ ہے ستمگار ہیں — کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگار میں

تعلیم انقطاع عن التعلقات الدنیویہ الا سباب الظاہرہ

ع۔ یکے دان ویکے بین ویکے گو

شفاعت

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چوں تو پشتیباں — چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیباں

قربانی میں یہ مراقبہ کیا جاوے

آنکہ جاں بخشد اگر بکشد رواست
نائب است و دست او دست خداست

تعلیم توکل

تو تانی ازاں دل بپرداختن
کہ دانی کہ بے او تواں ساختن

تعلیم تفویض فی خاکساری و حسن اخلاق

قبول است اگرچہ ہنر نیستت
کہ جز ما پناہے دگر نیستت

سپردم بتو مایہ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

اخلاق سب سے کرنا تسخیر ہی تو یہ ہے
خاک آپ کو سمجھنا اکسیر ہی تو یہ ہے

سب کام اپنا کرنا اللہ کے حوالے
نزدیک عارفوں کے تدبیر ہی تو یہ ہے

توکل

تکیہ بر تقوی و دانش در طریقت کافریست
راہرو گر صد ہنر دارد توکل بایدش

سبب حقیقی

خواست او تا سجدہ آرد پیش بت
بانگ برزد طفل کانی لم امت

اندر آ مادر کہ من اینجا خوشم
گرچہ در ظاہر میان آتشم

گفت آتش من ہمانم آتشم
اندر آ تا بہ بینی تابشم

طبع من دیگر نگشت و عنصرم
تیغ حقم ہم بدستوری برم

نبارد ہوا تا نہ گوئی ببار
زمین ناورد تا نہ گوئی بیار

ہر چہ آید بر تو از ظلمات و غم
آں ز بیباکی و گستاخی ست ہم

غم چو بینی زود استغفار کن
غم بامر خالق آمد کار کن

توحید

محقق ہماں بیند اندر ابل
کہ در خوبرویان چین و چگل

کسانیکہ یزداں پرستی کنند
بر آواز دولاب مستی کنند

ہمہ ہرچہ ہستند ازاں کمتراند
کہ با ہستیش نام ہستی کنند

دوست کی رضا میں جان و تن کھپا دو

سرہر گلہ اختصار میباید کرد
یک کار ازیں دو کار میباید کرد

یا تن برضائے دوست میباید داد
یا قطع نظر زیار میباید کرد

میل من سوی وصال و قصد او سوی فراق — ترک کام خود گرفتم تا بر آید کام دوست (رضا)

صد هزاران دام و دانه است ای خدا — ما چو مرغانِ حریصِ بی نوا (توحید)

دمبدم پابستهٔ دامِ تو ایم — گر همه شهباز و سیمرغ شویم

می رهانی هر دمے ما را و باز — سوئے دامے می رویم ای بی نیاز

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را — هر زمان از غیب جانِ دیگر است

اے حریفاں راهها را بست یار — آهوئے لنگیم و او شیرِ شکار (تفویض)

غیر تسلیم و رضا کو چاره — در کفِ شیرِ نرِ خونخواره (تفویض کا نتیجہ)

من غمِ تو می خورم تو غم مخور — بر تو من مشفق ترم از صد پدر

ما نبودیم و تقاضائے ما نبود — لطفِ تو ناگفتهٔ ما می شنود (توحید)

کار زلفِ تست مشک افشانی اما عاشقاں — مصلحت را تهمتی بر آهوئے چین بسته اند

در پسِ آئینه طوطی صفتم داشته اند — آنچه استادِ ازل گفت بگو می گویم

نیاوردم از خانه چیزے نخست — تو دادی همه چیز من چیز تست

از قضا سرکنگبیں صفرا فزود — روغنِ بادام خشکی می نمود

هر چه میگویند آں بهتر ز حسن — یارِ ما ایں دارد و آں نیز هم

چیست توحید آنکه از غیرِ خدا — فرد آئی در خلا و در ملا (توحید کی تعریف)

آں پسر را کش خضر ببرید حلق — سرِ آں را در نیابد عامِ خلق (ہر تکوین میں راز ہے)

آں کس که تو نگرت نمی گرداند — او مصلحتِ تو از تو بهتر داند (مصلحتِ تکوین)

بنومیدی آنگه بگردیدمے — ازیں ره که راه دگر دیدمے

چو خواهنده محروم گشت از درے — چه غم گر شناسد درِ دیگرے

شنیدم کہ راہم دریں کوئی نیست | ولے ہیچ راہے دگر روبے نیست
توانی ازاں دل بہ پرداختن | کہ دانی کہ بے او نتواں ساختن

مناجات بطلب اسرار حکم

دور بینان بارگاہ الست | بجز ازیں پے نہ بردہ اند کہ ہست
حدیث مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو | کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معما را

اسرار تکوینی تحقیق ضروری نہیں بلکہ خلاف میں حکمت ہے

راز درون پردہ ز رندان مست پرس | کیں حال نیست صوفی عالیمقام را
کفر ہم نسبت بخالق حکمت است | گر بما نسبت کنی کفر آفت است
در کارخانۂ عشق از کفر ناگزیر است | آتش کرا بسوزد گر بولہب نباشد
من چوں کلکم در میان اصبعین | نیستم در صف طاعت بین بین
رشتۂ در گردنم افگندہ دوست | می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

قرب بصورت عروج بھی ہوتا ہے اور بصورت نزول بھی

قرب نہ پستی بہ بالا رفتن است | قرب حق از قید ہستی رستن است

معرفت کے آثار

ہر کہ او را معرفت بخشد خدائے | غیر حق را در دل او نیست جائے
نزد عارف نیست دنیا را خطر | بلکہ بر خود نیستش ہرگز نظر
عارف از دنیا و عقبیٰ فارغ است | زانچہ باشد غیر مولیٰ فارغ است

غلبہ رضا

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشی تو شکایت کیا | سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

تعدیل غلبہ رضا

اگر بخشیں تو ہے بار نہ بخشیں تو کروں زاری | کہ اس بندہ کی کیوں خواری مزاج یار میں آئی

تعلیم دیگر اخلاق حسنہ

تعلیم خلوص در صبر و تحمل

ع۔ مراعات صد کن برائے یکے

خورند از برائے گلے خارہا | برند از برائے دلے بارہا

تعلیم حسن معاشرت
بهشت آنجا که آزاری نباشد | کسی را با کسی کاری نباشد

تعلیم صبر و تحمل
شنیدم که مردان راه خدا | دل دشمنان هم نکردند تنگ
ترا کی میسر شود این مقام | که با دوستانت خلافست و جنگ

تعلیم ازالۂ کینه
کفرست در طریقت ما کینه داشتن | آئین ماست سینه چو آئینه داشتن

تعلیم عجز و انکسار
من نگویم که طاعتم بپذیر | قلم عفو بر گناهم کش

ترغیب دعا بتوجه قلب و طلب یقینی مطلوب
عاشق که شد که یار بحالش نظر نکرد | ای خواجه درد نیست وگرنه طبیب هست

هر کام کو صحیح طریقه سے کرو
اطلبوا الارزاق من اسبابها | وادخلوا الابیات من ابوابها

ترغیب عمل
کار کن کار بگذار از گفتار | اندرین ره کار باید کار

ترغیب ترک عار و ننگ
میفگن گول گرچه عار آیدت | که هنگام سرما بکار آیدت

تقدیم حکم حاکم حقیقی بر مصالح
چون طمع خواهد ز من سلطان دین | خاک بر فرق قناعت بعد ازین

تعلیم قناعت
کوزهٔ چشم حریصان پر نشد | تا صدف قانع نشد پر در نشد
چون ترا نانی و خرقانی بود | هر بن موی ز سلطانی بود

تعلیم ترک ظلم
بترس از آه مظلومان که هنگام دعا کردن | اجابت از در حق بهر استقبال می آید

تعلیم حسن معاشرت
یاد داری که وقت زادن تو | همه خندان بدند تو گریان
آنچنان زی که وقت مردن تو | همه گریان بوند تو خندان

تعلیم انکسار و افتقار
فهم و خاطر تیز کردن نیست راه | جز شکسته می نگیرد فضل شاه

ترغیب توبه
گر جهان پر برف گردد سر بسر | تاب خور بگدازدش از یک نظر

تعلیم سکوت
دل ز پر گفتن بمیرد در بدن | گرچه گفتارش بود در عدن
گر خبر داری ز حی لا یموت | بر زبان خود بنه مهر سکوت

تعلیم ادب

از خدا جوئیم توفیق ادب — بے ادب محروم گشت از فضل رب

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

رسالۂ دوستی کا لحاظ

آرزو می خواہ لیک اندازہ خواہ — بر نتابد کوہ را یک برگ کاہ

اطاعت ولی فرمان بری

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

تعلیم تواضع و خاکساری

سالہا تو سنگ بودی دلخراش — آزموں را یک زمانے خاک باش

در بہاراں کے شود سرسبز سنگ — خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ

اطاعت رسول

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود — گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

ہر ایک کے نقل کے موافق برتاؤ چاہیئے

ہندیاں را اصطلاح ہند مدح — سندیاں را اصطلاح سندی مدح

ہر کسے را سیرتے بنہادہ ایم — ہر یکے را اصطلاح دادہ ایم

ترغیب ترک عیب

شاہ را گوید کسے جولاہہ نیست — ایں نہ مدح ست او مگر آگاہ نیست

تعلیم مناجات و خوف

احب مناجات الحبیب باوجہ — لکن لسان المذنبین کلیل

اپنی اطاعت کو حقیر سمجھ کر دعا مانگنا

مفلسانیم آمدہ در کوے تو — شیئاً للہ از جمال روے تو

دست بکشا جانب زنبیل ما — آفریں بر دست و بر بازوے تو

وفدت علی الکریم بغیر زاد — من الحسنات والقلب السلیم

حق حضور

حضوری گر ہمی خواہی ازو غائب مشو حافظ — متی ما تلق من تہوی دع الدنیا و اہملہا

غیبت و عدم ملاقات

بدیدار مردم شدن عیب نیست — ولیکن نہ چنداں کہ گویند بس

تعلیم تحمل

تو بھلا ہے تو برا ہو نہیں سکتا اے ذوق — ہے برا وہی جو تجھ کو برا جانتا ہے

اور اگر تو ہی برا ہے تو وہ سچ کہتا ہے — پھر برا کہنے سے اسکے کیوں برا مانتا ہے

حسن معاشرت

مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن — کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست

تعلیم خاکساری

زخاک آفریدت خداوند پاک / پس ای بنده افتادگی کن چو خاک

ترغیب توبہ

باز آ باز آ هر آنچه هستی باز آ / گر کافر و بت پرستی باز آ

این درگه ما درگه نومیدی نیست / صد بار اگر توبه شکستی باز آ

بدوں کے ساتھ نیکی نہ کرنا چاہیے

نا سزائے را چو بینی بخت یار / عاقلاں تسلیم کردند اختیار

چوں نداری ناخن درنده تیز / با بداں آں به که کم گیری ستیز

هر که با فولاد بازو پنجه کرد / ساعد مسکین خود را رنجه کرد

باش تا دستش ببندد روزگار / پس بکام دوستاں مغزش برآر

چو کردی با کلوخ انداز پیکار / سر خود را بنادانی شکستی

چو تیر انداختی بر روئے دشمن / حذر کن کاندر آماجش نشستی

بدوں کے ظلم [illegible] سیف [illegible] چاہیے

اگر هنرمندے اوباش جفائے بیند / تا دل خویش نیازارد و درهم نشود

سنگ بد گوهر اگر کاسه زریں شکند / قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

جھگڑا کرنا عقل کے خلاف اور جہالت کی دلیل ہے

دو عاقل را نباشد کین و پیکار / نه دانائے ستیزد با سبکسار

اگر ناداں بوحشت سخت گوید / خردمندش بنرمی دل بجوید

دو صاحبدل نگهدارند موئے / همیدوں سرکشی و آزرم جوئے

وگر هر دو جانب جاهلان اند / اگر زنجیر باشد بگسلانند

تحمل

یکے را زشت خوئے داد دشنام / تحمل کرد و گفت اے خوب فرجام

بتر زانم که خواهی گفت آنی / که دانم عیب من چوں من ندانی

نصیحت بسنان

ولو ینفع بالعلم والحکم / والسیف ابلغ وعاظ علی القمم

[illegible]

هیچ کافر را بخواری منگرید / که مسلماں بودنش باشد امید

طریق معاشرت

کار خود کن کار بیگانہ مکن — بر زمین دیگراں خانہ مکن

دور اندیشی و انجام بینی

ہے وہ عاقل جو آغاز ہی میں سوچے انجام — ورنہ ناداں بھی سمجھ جاتا ہے کھو کر

آنچہ دانا کند کند ناداں — لیک بعد از خرابی بسیار

فیصلہ سماع

زندہ دلاں مردہ تناں را رواست — زندہ تناں مردہ دلاں را خطاست

اعتراف خطا ترغیب استغفار

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش — عذر بدرگاہ خدا آورد

ورنہ سزاوار خداوندیش — کس نتواند کہ بجا آورد

درجات بلند کیلئے جفاکشی کی ضرورت ہے

بقدر الکد یکتسب المعالی — ومن طلب العلی سھر اللیالی

تروم العز ثم تنام لیلا — یغوص البحر من طلب اللآلی

ناز پروردہ تنعم نبرد راہ بدوست — عاشقی شیوۂ رندان بلا کش باشد

ترغیب خلوت و کنارہ کشی

ہیچ کنجے بے دد و بے دام نیست — جز بخلوت گاہ حق آرام نیست

ترغیب ہمت

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد — اگر خارے بود گلدستہ گردد

لقمہ حلال کی اہمیت

زاید از لقمہ حلال اندر دہاں — میل خدمت عزم رفتن آں جہاں

عشق و رقت زاید از لقمہ حلال — علم و حکمت زاید از لقمہ حلال

حب رسول

لا یمکن الثناء کما کان حقہ — بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

فان ابی و والدتی و عرضی — لعرض محمد منکم وقاء

تعلیم سادگی

حسن الحضارۃ مجلوب بتطریۃ — وفی البداوۃ حسن غیر مجلوب

شاہد آں نیست کہ مو و میانے دارد — بندۂ طلعت آں باش کہ آنے دارد

تضرع و زاری کو تحصیل مقصود میں خاص دخل ہے

تا نہ گرید کودک حلوا فروش — بحر بخشائش نمی آید بجوش

تا نہ گرید ابر کے خندد چمن — تا نہ گرید طفل کے جوشد لبن

ایکہ خواہی کز بلا جاں وا خرمی | جان خود را در تضرع آوری
در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست | مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست
اے خوشا آں دل کہ آں بریاں او | آں خوشا چشمے کہ آں گریان او

تواضع و رفق

بیشی طلبی ز ہیچکس بیش مباش | چوں مرہم و موم باش چوں نیش مباش

حضیض تمسک لیے قیامت کا منتظر رہنا

فسوف تری اذا انکشف الغبار | افرس تحت رجلک ام حمار

اصل مقام محبت کا قلب ہے

آسمانہاست در ولایت جاں | کار فرمائے آسمان جہاں
غیب را ابرے و آبے دیگر ست | آسمانے آفتابے دیگر است

تعلیم تواضع

ہر کجا پستی است آب آنجا رود | ہر کجا مشکل جواب آنجا رود
ہر کجا دردے دوا آنجا رود | ہر کجا رنجے شفا آنجا رود
جز خضوع و بندگی و اضطرار | اندریں حضرت ندارد اعتبار

نفع رسانی عام

خورش دہ بہ گنجشک و کبک و حمام | کہ شاید ہمائے در افتد بدام
چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی | ابنا گاہ بینی کہ صیدے کنی

طاعت رسول

تعصی الرسول وانت تظہر حبہ | ھذا لعمری فی الفعال بدیع
وکان حبک صادقا لا طعتہ | ان المحب لمن یحب مطیع
جائزۃ دعوی المحبۃ فی الھوی | ولکن لا تخفی کلام المنافق
نشاند بعصیاں کسے در گرو | کہ دارد چنیں سید پیشرو
دوستاں را کجا کنی محروم | تو کہ با دشمناں نظر داری
گر بر سر و چشم من نشینی | نازت بکشم کہ نازنینی

محبت جانوراں بہ رسول

ہمہ آہوان صحرا سر خود نہادہ بر کف | بامید آں کہ روزے بشکار خواہی آمد

یارب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

مذمت بے پروائی کی رضا الٰہی سے

قلق از سوزش پروانہ داری
ولی از سوز ما پروانہ داری

پسندیدگی خلوت

فقیرے بگزید ہر کو عاقل است
زانکہ در خلوت صفاہاے دل است

عزم و اقتباس علم

نگہ دارد آں شوخ در کیسہ در
کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بر

نفس کی نگہداشت

نفس اژدرہا است او کے مردہ است
از غم بے آلتی افسردہ است

سخاوت

سخیاں ز اموال بر می خورند
بخیلاں غم سیم و زر می خورند

ترغیب لقمہ آخرت

کہ بازار چندانکہ آگندہ تر
تہیدست را دل پراگندہ تر

ترغیب تعجیل در اعمال صالحہ

اے ز فرصت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش

ترغیب عمل دست خویش

ہر کہ نان از عمل خویش خورد
منت حاتم طائی نبرد

ترغیب امساک مال

اے بہ امساک کز انفاق بہ
مال حق را جز بامر حق مدہ

سچ کہنے میں گو

سُن لاکھ کوئی تجھے سُناوے
کہیو وہی جو سمجھ میں آوے

اسلام و ایمان کی کفایت

یک سپید پر تاں ترا بر فرق سر
تو ہمیں جوئی لب نان دگر

تا برآوردے میان قعر آب
وز عطش و ز جوع گشتی خراب

اللہ و رسول کا حکم ماننا

زبان تازہ کردن باقرار تو
نینگیختن علت از کار تو

قرآن کا معجز ہونا

مخدرات سراپردہ ہائے قرآنی
چہ دلبرند کہ دل می برند پنہانی

چیست قرآں اے کلام حق شناس
رونمای رب ناس آمد ناس

حمد و ثنا از مرزا جان جاناں

خدا در انتظار حمد ما نیست
محمد چشم بر راہ ثنا نیست

خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس
محمد حامد حمد خدا بس

مناجاتے اگر خواہی بیاں کرد
بہ بیتے ہم قناعت می تواں کرد

محمد از تو میخواہم خدا را | الٰہی از تو حب مصطفیٰ را

تعلیم تعدیل اخلاق ذمیمہ

مذمت تن پروری و تکلف

عاقبت سازد ترا از دیں بری | ایں تن آرائی و ایں تن پروری

انہماک فی الدنیا

ع - چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

مذمت ظاہر بینی

از بروں چوں گور کافر پر حلل | و اندروں قہر خدای عز و جل

از بروں طعنہ زنی بر بایزید | و ز درونت ننگ میدارد یزید

وبال الظلم [illegible] الی اہل الظلم

بس تجربہ کردیم دریں دیر مکافات | با دردکشاں ہر کہ درافتاد برافتاد

مقتدا بننے کی خواہش

اے بے خبر بکوش کہ صاحب خبر شوی | تا راہ بیں نباشی کے راہبر شوی

در مکتب حقایق پیش ادیب عشق | ہاں اے پسر بکوش کہ روزے پدر شوی

مذمت عیب بینی و خود بینی

یکے آنکہ بر غیر بد بیں مباش | دوم آنکہ بر خویش خود بیں مباش

تعلیم صدق از انبیا و اہل اللہ

ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد | تا دل صاحبدلے نامد بدرد

حذر از حسد

حسد چہ می بری ای سست نظم بر حافظ | قبول خاطر و حسن خدا داد است

مذمت تسبیح بے توجہی

بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر | ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

مذمت ریا

کلید در دوزخ است آں نماز | کہ در چشم مردم گذاری دراز

مصیبت عامہ کی وجہ

چو از قومے یکے بیدانشی کرد | نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

مذمت تسویل

ہر شبے گویم کہ فردا ترک ایں سودا کنم | باز چوں فردا شود امروز را فردا کنم

حفاظت شکم و فرج

شکم صوفی را زبوں کرد و فرج | دو دینار بر ہر دو کرد خرچ

مذمت [illegible]

چوں گرسنہ می شوی سگ میشوی | چونکہ خوردی تند و بد رگ میشوی

(مذمت تکلیف)
ع ۔ جنون وخبط نہ ہو اسی تو کیا کہئے

(مذمت تمنی)
عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال | صد سال می تواں بہ تمنا گریستن

لوکان ھذا العلم یدرک بالمنیٰ | ماکان یبقی فی البریۃ جاہل

(مذمت غرض دنیوی)
چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد | صد حجاب از دل سوئے دیدہ شد

چوں دہد قاضی بدل رشوت قرار | کے شناسد ظالم از مظلوم زار

(مذمت ریا)
نقد صوفی نہ ہمہ صافی بے غش باشد | اے بسا خرقہ کہ مستوجب آتش باشد

(عقل دنیوی کی مذمت)
آزمودم عقل دور اندیش را | بعد ازاں دیوانہ سازم خویش را

(خود رائی کی مذمت)
فکر خود و رائے خود در عالم رندی نیست | کفر است دریں مذہب خود بینی و خود رائی

(قرض کی مذمت)
مدہ شاں قرض مستاں ہم حبا | فان القرض مقراض المحبۃ

(مذمت اعتقاد تقدس)
گو کہ میں جانتا ہوں اے بھائی | لیک آیا ہوں مستیر نائی

(مذمت واعظین)
واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر میکنند | چوں بخلوت می روند آں کار دیگر میکنند

مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس | توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر می کنند

(مذمت ریا)
سبحہ و الکف توبہ بر لب دل پر از ذوق گناہ | معصیت را خندہ می آید ز استغفار ما

بزمین سجدہ کردم ز زمین ندا بر آمد | کہ مرا خراب کردی تو بسجدۂ ریائی

بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند | تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

(مذمت افراط و تفریط در مباحات)
گرچہ حق گفت کلوا واشربوا | لیک نہ فرمود کلوا تا گلو

گرچہ خدا گفت ولا تسرفوا | لیک نہ فرمود بخلیہ با وضو

(مذمت اہل کہ مقصد دنیا ہی)
گربہ میر و سگ وزیر و موش را دیواں کنند | ایں چنیں ارکان دولت ملک را ویراں کنند

(مذمت حیلہ و تنقید)
خلق را گیرم کہ بفریبی تمام | در غلط اندازی تا ہر خاص و عام

کار یا او درست باید داشتن — رایت اخلاص و صدق افراشتن

مذمت عیب جوئی

ہر یکے ناصح برائے دیگراں — ناصح خود یافتم کم اندر جہاں

گستاخی در شان انبیاء علیہم السلام

پئے تسکین خاطر صورۃ پیراہن یوسف — محمد کو جو بھیجا حق نے سایہ رکھ لیا قد کا

مذمت خلوت نشینی جاہل

خیالات نادان خلوت نشیں — ہم برزند عاقبت کفر و دیں

حذر از ناز

ناز را روئے بباید ہمچو ورد — چوں نداری گرد بدخوئی مگرد

زبان خلق نقارہ خدا ہے

بجا کہے جسے مخلوق اسے بجا سمجھو — زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

مذمت غفلت در نماز

شب چو عقد نماز بر بندم — چہ خورد بامداد فرزندم

جرح لسان

جراحات السنان لہا التیام — ولا یلتام ما جرح اللسان

برائے شہرت

خشمہا و چشمہا و رشکہا — بر سرت ریزد چو آب مشکہا

ما تنفعک ان عشت الحق فہو بلغو تک

بہر چہ از دوست وامانی چہ کفر آں حرف و چہ ایماں — بہر چہ از یار وافتی چہ زشت آں نقش چہ زیبا

مذمت محبت غیر

گفت اے ابلہ اگر تو عاشقی [1] — در بیان دعوی خود صادقی

پس چرا بر غیر افگندی نظر — ایں بود دعوائے عشق اے بے ہنر

[2] حب حق ہو دل میں یا حب پسر — جمع ان دونوں کو تو ہرگز نہ کر

مذمت نفس

نفس کشتی باز رستی زاعتذار — کس ترا دشمن نماند در دیار

مذمت دنیا

از وے ایں دنیائے دوں پست تنگ — از پئے او با حق و با خلق جنگ

بگاڑا دین کو اپنے کہیں دنیا ہی بنجائے — نہ کچھ دیں ہی رہا باقی نہ دنیا کی مزے پائے

بڑی دولت ملے اسکو جو ہو اللہ کا عاشق — امید اجر عقبیٰ پہ یہ دنیا اس سے چھٹ جائے

[1] یہ گفتگو لیلےٰ نے ایک مدعی عشق سے کی تھی جس نے کہ اس کے بہن پر نظر کی تھی۔ حالانکہ دعوی لیلیٰ کے ساتھ عشق کا تھا۔ [2] یہ گفتگو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم ادہم سے کی تھی جبکہ انہوں نے اپنے لڑکے کو بہت پیار کیا تھا۔ ۱۲

عزیزیکہ از درگہش سر بتافت | بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت
مذمت تعلق غیر

بہ بے رغبتی شہوت انگیختن | بہ رغبت بود خون خود ریختن
مذمت کثرت صحبت

احفظ منیک ان یصبّ فانہ | ماء الحیواۃ یصبّ فی الارحام

والنفس کالطفل ان تہملہ شب علی | حب الرضاع وان تفطمہ ینفطم
خاصیت نفس

اذا کان الغراب دلیل قوم | سیہدیہم طریق الہالکینا
مذمت اقتدائے جاہل

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملاں | کار طفلاں تمام خواہد شد

ع حیف باشد دل ناداں کہ مشوش باشد
حذر از تشویش

ہمیں آں بے حمیت را کہ ہرگز | نخواہد دید روئے نیک بختی
اہل و عیال کے ساتھ بے حمیتی کی مذمت

تن آسانی گزیند خویشتن را | زن و فرزند بگذارد بسختی

خواہی کہ ز ہیچ کس گزندے نرسد | بدگو و بدآموز و بداندیش مباش
بدگوئی و بدآموزی و بداندیشی

خشمہا و چشمہا و رشکہا | بر سرت ریزد چو آب از مشکہا
جاہ کی خرابی

ابھی اس آنکھ کو ڈالے کوئی پتھر سے پیس | نظر آتا ہے جسے دیدۂ یعقوب کھل
بے ادبی پر طعنہ

توبہ ہو یوں ہو کہیں بہت تھی مستعمل | کوئی تشبیہ نہ تھی اور نصیب اجہل

بر آسماں چہارم مسیح بیمار است | تبسم تو برائے علاج در کار است

موسیٰ ز ہوش رفت بیک جلوۂ صفات | تو عین ذات می نگری در تبسمی

اکنوں کرا دماغ کہ پرسد ز باغباں | بلبل چہ گفت و گل چہ شنید و صبا چہ کرد
جواب شعر بالا

اشتہار خلق بند محکم است | بند ایں از بند آہن کی کم است
مذمت جاہ

گر جاں طلبی مضائقہ نیست | ور زر طلبی سخن دریں است
مذمت حب مال

آں روز کہ مہ شدی نمی دانستی | کانگشت نمائے عالمی خواہی شد
مذمت حب جاہ

خویش را رنجور ساز و زار زار | تا ترا بیروں کنند از اشتہار — علاج ضرر شہرت

تن قفس شکل است زاں شد خار جاں | از فریب داخلان و خارجاں

مذمت جاہ

اینش گوید نے منم ہمراز تو | آنش گوید نے منم انباز تو

چوں ببیند خلق را سرمست خویش | از تکبر می رود از دست خویش

دیوانگی میں ہزار عقلیں قربان

او گل سرخ است تو خوش مخوانش | مست عقل است او تو مجنونش مخواں

بد گہر کو تعلیم کا نتیجہ

چوں قلم در دست غدارے فتاد | لاجرم منصور بر دارے فتاد

تسلیم مخالفت نفس

چوں شتر مرغ شناس ایں نفس را | نے کشد بار و نہ پرد بر ہوا

گر بپر گویش گوید اشترم | ور نہی بارش بگوید طائرم

مال و جاہ کی عدم مطلوبیت

آفریں تجھ پہ ہمت کوتاہ | طالب جاہ ہوں نہ طالب مال

مال اتنا کہ جس سے ہو خور و نوش | جاہ اتنی کہ ہو نہ پامال

تسلی در قبض

تحمل مصائب خداوندی

آنجا کہ بجائے تست ہر دم کرمے | عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے

ع۔ ہر چہ از دوست می رسد نیکوست — مراقبہ برائے علاج مصیبت و پریشانی

عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

ع۔ ایں بلائے دوست تطہیر شماست

چونکہ قبض آید تو در وے بسط بیں | تازہ باش و چیں میفگن بر جبیں

چونکہ قبضے آیدت در راہ رو | آں صلاح تست آیس دل مشو

وسعت رحمت و شفقت الٰہی کا بیان

رحمت حق بہا نمی جوید ۱؎ | رحمت حق بہانہ می جوید

مومن کی مصیبت بھی علامت عنایت الٰہی کی ہے

طفل می لرزد ز نیش احتجام | مادر مشفق ازاں غم شاد کام

تعلیم صبر و تحمل

باغباں گر پنج روزے صحبت گل بایدش | بر جفائے خار ہجراں صبر بلبل بایدش

اے دل اندر بند زلفش از پریشانی منال | مرغ زیرک چوں بدام افتد تحمل بایدش

یوسف گم گشتہ باز آید بکنعاں غم مخور | کلبۂ احزاں شود روزے گلستاں غم مخور

رنج تنفس کی امید دلانا

اگرچہ دور افتادم بایں امید خرسندم | کہ شاید دوش من بار دگر جاناں من گیرد

مصلحت غیبت

از دست ہجر یار شکایت نمی کنم | گر نیست غیبتے نہ دہد لذت حضور

لطف معشوق

ناخوش تو خوش بود بر جان من | دل فدائے یار دل رنجان من

رنج تنفس

بس زبون وسوسہ باشی دلا | گر طرب را باز دانی از بلا

گر مرادت را مذاق شکر است | بے مرادی نے مراد دلبر است

ارید وصالہ ویرید ہجری | فاترک ما ارید لما یرید

میل من سوئے وصال و قصد او سوئے فراق | ترک کام خود گرفتم تا برآید کام دوست

رغبت علم و تقویٰ

اثر تقویٰ

ہر کہ ترسد از حق و تقویٰ گزید | ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید

محل تعلیم

بد گہر را علم و فن آموختن | دادن تیغ است دست راہزن

خوبی دین و شریعت

بہار عالم حسنش دل و جاں تازہ می دارد | برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را

۱؎ اس میں اشارہ ہے وسعت رحمت و شفقت الٰہی کی طرف کہ معمولی ناگوار چیزوں پر بھی مومن کو اجر کثیر عنایت فرماتے ہیں۔ ۱۲

تعلیم دین عام ہونا چاہئے انتخاب کرنا ٹھیک نہیں

گر او می برد پیش آتش سجود | تو واپس چرا می کشی دست جود

خورش دہ بکنجشک و کبک و حمام | کہ شاید ہمائے در افتد بدام

چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی | بناگاہ بینی کہ صیدے کنی

حسن و جمال شریعت

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم | کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا است

شریعت پر اعتراض کرنا اپنے اوپر اعتراض کرنا ہے

حملہ بر خود میکنی اے سادہ مرد | ہمچو آں شیرے کہ بر خود حملہ کرد

دین سے عام بے رغبتی کی شکایت

یک تن و خیل آرزو دل بچہ مدعا دہم | تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

علماء کا کام صرف دین کا کام بتلانے کا ہے

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم | چو غلام آفتابم ہمہ از آفتاب گویم

ما ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم (دنیا) | الا حدیث یار کہ تکرار می کنیم (دین)

مولوی طماع کی مذمت

زیاں می کند مرد تفسیر داں | کہ علم و ادب می فروشد بناں

فضیلت علم و عدم اعتداد حسب و نسب و مال

الناس من جهة التمثال اكفاء | ابوهم آدم والام حواء

ما الفخر الا لاهل العلم انهم | على الهدى لمن استهدى ادلاء

رضينا قسمة الجبار فينا | لنا علم وللاعداء مال

فان المال يفنى عنقريب | وان العلم باق لا يزال

مذمت علم بلا عمل

فان كنت لا تدرى فتلك مصيبة

وان كنت تدرى فالمصيبة اعظم

تقوے کو تحصیل علم میں بڑا دخل ہے

شکوت الی وکیع[ع] سوء حفظی ۔۔۔ فاوصانی الی ترک المعاصی

فان العلم فضل من الله ۔۔۔ وفضل الله لا یعطی لعاصی

علم کی یہی زینت ہے کہ اہل علم کے وضع پر رہے

یا مکن با پیلباناں دوستی ۔۔۔ یا بنا کن خانہ بر انداز پیل

یا مکش بر چہرہ نیل عاشقی ۔۔۔ یا فروشو جامۂ تقویٰ بہ نیل

علم وہ ہے جس سے اصلاح قلب کی ہو

علم چوں برتن زنی مارے بود ۔۔۔ علم چوں بردل زنی یارے بود

مذمت جہل

سر انجام جاہل جہنم بود ۔۔۔ کہ جاہل نکو عاقبت کم بود

شریعت و طریقت دونوں کا پاس رکھنا

بر کفے جام شریعت بر کفے سندان عشق ۔۔۔ ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

شریعت کا بالکل کافی ہونا

یک سبد پر ناں ترا بر فرق سر ۔۔۔ تو ہمی جوئی لب ناں در بدر

حلم حق و ترغیب بلازمت تقویٰ

خدائے راست بزرگوارے و حلم ۔۔۔ کہ جرم بیند و ناں برقرار میدارد

حلم حق با تو مواساہا کند ۔۔۔ چونکہ از حد بگذری رسوا کند

نری تمنا سے علم حاصل نہیں ہوتا

لوکان ھذا العلم یدرک بالمنیٰ ۔۔۔ ماکان یبقیٰ فی البریۃ جاہل

ترک کسل در تحصیل علم و تقوے

فاجھد ولا تکسل ولا تک غافلا ۔۔۔ فندامۃ العقبیٰ لمن یتکاسل

بلا ضرورت سفر خلاف تقویٰ ہے

اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید ۔۔۔ معشوق دریں جاست بیائید بیائید

[ع] وکیع استاد تھے امام شافعی رح کے ۔

تقویٰ کو مراد کے پورا ہونے میں دخل ہے

تو چنیں خواہد خدا خواہد چنیں | می دہد یزداں مراد متقین

شہوت ہی تو محل تقوےٰ ہے

شہوت دنیا مثال گلخن است | کہ از و حمام تقویٰ روشن است

تقوے کی تعریف

چیست تقویٰ ترک شبہات و حرام | از لباس و از شراب و از طعام

ہر چہ افزون است اگر باشد حلال | نزد اصحاب ورع باشد وبال

مراقبہ عند الموت

کل ہوس اسطرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے | خوب ملک روس ہے اور کیا سرزمین طوس ہے

گر میسر ہو تو کیا عشرت سے کیجئے زندگی | اسطرف آواز طبل ادھر صدائے کوس ہے

صبح سے تا شام چلتا ہے مئے گلگوں کا دور | شب ہوئی تو ماہرویوں سے کنار و بوس ہے

سنتے ہی عبرت یہ بولی اک تماشا میں تجھے | چل دکھاؤں تو تو قید آز کا محبوس ہے

لیگئی یکبارگی گور غریباں کی طرف | جس جگہ جان تمنا سو طرح مایوس ہے

مرقدیں دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے | یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاؤس ہے

پوچھ تو ان سے جاہ و حشمت دنیا سے آج | کچھ بھی ان کیساتھ غیر از حسرت افسوس ہے

عشاق کے نزدیک موت عجیب دولت ہے

خرم آنروز کزیں منزل ویراں بروم | راحت جاں طلبم وز پئے جاناں بروم

وقت آں آمد کہ من عریاں شوم | جسم بگذارم سراسر جاں شوم

مرنے جو موت کے عاشق کبھو بیان کرتے | مسیح و خضر بھی مرنیکی آرزو کرتے

تیاری موت

منفعل آنکس که رفت و کار نساخت | کوس رحلت زدند و بار نساخت
مرا در منزل جاناں چه امن عیش چوں هر دم | جرس فریاد میدارد که بربندید محملها

مراقبہ عشقیہ تفویضیہ توحیدیہ قدمیہ

عاشقان جام فرح آنگه کشند | که بدست خویش خوباں شاں کشند
همچو اسمعیل پیشش سر بنه | شاد و خنداں پیش تیغش جاں بده
تا بماند جانت خنداں تا ابد | همچو جان پاک احمد با احد
آں کسے راکش چنیں شاهی کشد | سوئے تخت و بهتریں جائے کشد
نیم جاں بستاند و صد جاں دهد | آنچه در وهمت نیاید آں دهد
خود که یابد ایں چنیں بازار را | که بیک گل میخری گلزار را
گر ندیدی سود او در قهر او | کے شدی آں لطف مطلق قهر جو
طفل می لرزد ز نیش احتجام | مادر مشفق دراں غم شادکام
زاں بلاها کانبیا برداشتند | سر به چرخ هفتمی افراشتند

ع آنکه جاں بخشد اگر بکشد رواست

تو بیک زخمے گریزانی ز عشق | تو بجز نامے چه میدانی ز عشق
ور بهر زخمے تو پر کینه شوی | پس کجا بے صیقل چو آئینه شوی
چیست تعظیم خدا افراشتن | خویشتن را خاک و خارے داشتن
چیست توحید خدا آموختن | خویشتن را پیش واحد سوختن
گر همی خواهی که بفروزی چو روز | هستی همچوں شب خود را بسوز

تعلیم انقیاد و اعتماد

گر ایستم متہم بود ایں   گر بگویم آسمان را من زمین
گر کمالم با کمال انکار چیست   ورنہ ہم ایں زحمت آزار چیست
من نخواہم شد ازیں خلوت برون   زانکہ مشغولم باحوال درون

وحدت مطلب

میں ہوں اور حشر تک اس در کی جبیں سائی ہو   سر زاہد نہیں یہ سر ہے سودائی ہے

بیان برکات خلوت

خانۂ دل میں عجب انجمن آرائی ہے   رشکِ بزم دو عالم مری تنہائی ہے
رات دن میں ہوں تری یاد ہے تنہائی ہو   کام ہی کچھ ہے نہ فرصت ہی کبھی پائی ہو

عالم کثرت جلوہ گاہ وحدت ہے

جلوہ گر عالم کثرت میں ہے وحدت ہر سو   آئینہ خانہ میں تو محو خود آرائی ہے

تنفیر از لذائذ دنیویہ

رنگ رلیوں پہ زمانہ کے نہ جانا اے دل   یہ خزاں ہے جو بانداز بہار آئی ہے

مذمت خود بینی

ناز تقوے سے تو پھر اچھا ہے نیاز رندی   جاہ زاہد سے پھر اچھی مری رسوائی ہو

بیان درد عشق

درد یہ اور کو ملتا تو وہ مر ہی جاتا   کر کے نالہ بھی مجھے ناز شکیبائی ہو

ذلت موجب عزت ہے

ساری دنیا کی نگاہوں سے گرا ہی مجذوب   تب کہیں جا کے ترے دل میں جگہ پائی ہو

تعلیم فنائے رائے

اب بھی مجذوب جو محروم پذیرائی ہے   کیا جنوں میں ابھی آمیزش دانائی ہے

نگہداشت نفس

نفس کا مار سخت جان دیکھ ابھی مرا نہیں　　غافل ادھر ہوا نہیں اسنے اُدھر ڈسا نہیں

نظر مرشد

کٹ وہیں گرا نہیں جسکو ذرا لگا نہیں　　تیری نظر کا تیر بھی جس پہ پڑا بچا نہیں

تنفیر از عشق مجازی

دیکھ نہ قلب مبتلا حسن رنگ پہ گلرخوں کے جا　　پھول ہیں سب کاغذی بوئے وفا ذرا نہیں

دشواری راہ عشق

سوچ سمجھ کے چل ذرا سہل نہیں ہے راہ عشق　　دیکھ سنبھل کے رکھ قدم چوکا کہ بس گرا نہیں

انقطاع عما سوی اللہ

دل ہو وہ جسمیں کچھ نہو جلوۂ یار کے سوا　　میری نظر میں خاک بھی جام جہاں نما نہیں

سیر الی اللہ کے بعد سیر فی اللہ

کشتئ دل پہ پا کہاں۔ آگئی ناخدا کہاں　　ہٹئے تو ابتدا نہیں بڑھئے تو انتہا نہیں

تعلیم نیاز عند الشیخ

تھی کمی جو نیاز میں روٹھ گیا ہی ناز میں　　دلبر و دل نواز میں جز کرم و وفا نہیں

بیان قبض و بسط

آگئے پہلو میں راحت ہوگئی　　چلدئے اٹھکر قیامت ہوگئی

بیان شوق دیدار

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی　　اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

بیان قبض

یاس ہی اب دلکی فطرت ہوگئی　　آرزو جبکی وہ حسرت ہوگئی

بیان عشق

دل میں داغوں کی یہ کثرت ہوگئی　　رونما اک شانِ وحدت ہوگئی

تسلیم و تفویض

قید کر صیاد یا اب ذبح کر　　جانِ بلبل گل کی نکہت ہوگئی

تسلیم و تفویض

لاکھ جھگڑے کو اب کہاں پھنستا ہے دل   ہوگئی اب تو محبت ہوگئی

آثارِ عشق

عشق میں ذلت بھی عزت ہوگئی   لی فقیری بادشاہت ہوگئی

شکر تفویض

خاک میں کس نے ملایا یہ تو دیکھ   شکر کر مٹی سوارت ہوگئی

انقطاع عن الخلق الی الخالق

اب تو میں ہوں اور شغلِ یادِ دوست   سارے جھگڑوں سے فراغت ہوگئی

آثارِ عشقِ خام

کر چکے رندی بس آئے مجذوب تم   ایک چلو میں یہ حالت ہوگئی

بیان تمنائے نورِ محبت و معرفت

ہو نور سے پُر ساقی ہستی کا سیہ خانہ   کر دیدہ و دل روشن لا شیشہ و پیمانہ

دیکھا نہ زمانہ میں مجذوب سا مستانہ   فرزانہ کا فرزانہ دیوانہ کا دیوانہ

ہے آمد و رفت[1] اپنی اس بزم میں روزانہ   اک در درِ توبہ ہے اک در درِ میخانہ

طلب مزید

جی میں ہے چڑھا جاؤں میخانہ کا میخانہ   ہاں ساقیِ دریا دل پیمانہ کا پیمانہ

اثر نسبت

ساقی نے بدل ڈالی دنیا مری ہستی کی   آنکھیں ہیں کہ میخانہ دل ہے کہ پری خانہ

بیان نور محبت

اتنی تو پلا ساقی اب اس سے بھی کیا کم ہو   لبریز تو ہو جائے یہ عمر کا پیمانہ

تمنائے جذب

[2] پہونچی ہے طلب میری تدبیر کی سرحد پر   لے اب تو خدا حافظ اے ہمتِ مردانہ

---

[1] مطلب یہ ہے کہ توبہ کرتا ہوں پھر توبہ اضطرار اً ٹوٹ جاتی ہے پھر سر نو توبہ کرتا ہوں۔ یہی کیفیت روزانہ رہتی ہے۔ مگر بے تعلقی خدا تعالیٰ سے پیدا نہیں ہوتی +

[2] اس میں سلوک کے اس حالت کا بیان ہے جہاں تدابیر سے کام نہیں چلتا بلکہ جذب کی ضرورت ہوتی ہے +

تنفیر از دنیا

کیا کہوں دنیا میں میں کیونکر رہا　　عمر میں جینا مجھے دوبھر رہا

استحضار حق در مصائب

گو بلا سے میں تہ خنجر رہا　　سامنے اُس کا رخِ انور رہا

اظہار حق

قول جو حق تھا وہی لب پر رہا　　حلق میرا گو تہ خنجر رہا

قوت فیضان مرشد

گو وہ گل پیشِ نظر دم بھر رہا　　دل میں برسوں اک عجب منظر رہا

تعلیم زہد

میں رہا تو باغِ دنیا میں مگر　　بے نوا بے آشیاں بے پر رہا

مراقبۂ موت

سب چمن والوں نے تو لوٹی بہار　　اور مجھے صیاد ہی کا ڈر رہا

فوائد گریہ

تھم رہے آنسو رہی دل میں جلن　　نم رہیں آنکھیں کلیجہ تر رہا

یکسوئی از تعلقات ماسوی اللہ

سینکڑوں فکریں ہیں تم کو عاقلو　　تم سے تو مجذوب ہی بہتر رہا

تلقین مرشد

جی اُٹھے مردے تری آواز سے　　پھر ذرا مطرب اسی انداز سے

قوالی وغیرہ کو معرفت حقیقی میں کوئی دخل نہیں

کام مطرب سے نہ ہم کو ساز سے　　آشنا ہیں طور کی آواز سے

حظوظ دنیویہ سالک کے لئے نشاط انگیز نہیں بلکہ موجب انقباض ہے

نغمہ پیدا ہے کہ نغمہ ساز سے　　ہوک سی اٹھتی ہے اس آواز سے

بیان قوت استعداد

انتہا پر ہے نظر آغاز سے　　ہو مخاطب طور کی آواز سے

عاشق کو اپنے کام سے کام

آشنا بیٹھا ہو یا نا آشنا — ہم کو مطلب اپنے سوز و ساز سے

نزدیکاں را بیش بود حیرانی

آشنا اچھا ہے یا نا آشنا — اس کو پوچھو آشنائے راز سے

استقلال

جسے کہ چھوڑ دیں وہ چیز کوئے یار نہیں — اگرچہ کچھ ہمیں حاصل بجز غبار نہیں

عدم التفات الی الدنیا

زہے نصیب کہ میری نظر بہ فیض عشق — فریب خوردہ رنگینی بہار نہیں

شوق عشق

زمانے بھر میں تو شہرہ ہے میری رندی کا — میں حسب شوق مگر کبھی بادہ خوار نہیں

انوار مدرکہ سب غیر ہیں

یہ اپنی حد نگاہ ہے کسی کی دید کہاں — یہ عکس حسن نظر ہے جمال یار نہیں

عقل حالات جذب کی مدرک نہیں ہو سکتی

جو اہل عقل ہیں کیا تجھ کو پائینگے مجذوب — وہ راز داں ہی سہی لیکن وہ راز داں نہیں

تسلیم رضا

کچھ نہ پوچھو کیا ہوا کیونکر ہوا — جو ہوا جیسا ہوا بہتر ہوا

کیا بھلا ہو مری مرضی کے خلاف — وہ جو حسب مرضی دلبر ہوا

انجذاب عن الحق

ہو گئے جب راستے مسدود سب — جذب خود مجذوب کا رہبر ہوا

تعلیم استغنا

کسی کی یاد میں بیٹھے جو سب سے بے غرض ہو کر — تو اپنا بوریا بھی پھر ہمیں تخت سلیماں تھا

آثار معرفت

ہوئی جب چشم غفلت آشنائے جلوہ وحدت — تو پھر یہ عالم کثرت بس اک خواب پریشاں تھا

تعلیم ندامت

ہنسے بھی تو ہم مثلِ برق و ہنسنا ہنسے بیدل	کہ جس ہنسنے میں دنیا بھر کا رونا ہائے پنہاں تھا

معاملۂ آخرت

جو رُخ بدلا ہے ساقی نے دگرگوں رنگ محفل ہے	وہ خنداں ہے جو گریاں تھا وہ گریاں ہے جو خنداں تھا

الدنیا سجن المومن

عجب کیا گر مجھے عالم باین وسعت بھی زنداں ہے	میں وحشی بھی تو وہ ہوں لامکاں جسکا بیاباں تھا

قبض

نہ میں دنیا کے لائق تھا نہ میں عقبیٰ کے قابل تھا	مجھے جینا بھی دشوار اور مرنا بھی مشکل تھا

الوان عشق

ہر اک عاشق نئے انداز سے قربان قاتل تھا	قتیلِ تیغ بے سر تھا شہیدِ ناز بیدل تھا

ہستی حق ماورائے ادراک ہے

خدا مجذوب کو رکھے سلامت اسنے چونکایا	جسے منزل سمجھ رکھا تھا وہ اک خواب منزل تھا

قبض

گم گشتۂ حیرت کوئی مجھسا بھی نہیں ہے	میں خود ہوں کہیں دل ہے کہیں ہوش کہیں ہے

بیکس کا دو عالم میں ٹھکانا بھی نہیں ہے	برگشتہ فلک مجھسے ہے بیزار زمیں ہے

کشش اولیاء اللہ

اب میری زیارت کو چلی آتی ہے دنیا	آئینہ کسی کا یہ مرا داغ جبیں ہے

بیان نقص فہم اہل دنیا

جو وہم و گماں ہے اسے رتبہ ہے یقیں کا	مورد ہے گماں کا جو سزاوار یقیں ہے

جلوۂ الٰہی کا انکشاف

ہر وقت ہے پیشِ نظر اک حسن کی دنیا	اب تو ہے جو آنکھوں میں تو ہر چیز حسیں ہے

تقدیر کے سامنے تدبیر نہیں چلتی

چلتی نہیں کچھ پیش مقدر کے مقابل	انسان سراپا حوصلہ مجبور یہیں ہے

بیانِ عشق و شوق بیادِ مرشد

نہیں جانا ہوا ہے جانبِ میخانہ برسوں سے | بھرا ہے دل میں شوقِ نعرۂ مستانہ برسوں سے

بغرض اصلاح حالتِ رقّت

کبھی کعبہ بنا دل اور یہی بتخانہ برسوں سے | ترستا ہوں تجھی اے جلوۂ جانانہ برسوں سے

ہے برگشتہ کسی کی نرگسِ مستانہ برسوں سے | لیے پھرتا ہوں میں اپنا تہی پیمانہ برسوں سے

صراحی در بغل ساغر بکف مستانہ وار آجا | لگائے آسرا بیٹھا ہے اک مستانہ برسوں سے

ثمرات قبض

بجز عجز و نیاز و بندگی میں اور کیا جانوں | کہ دل ہے زیرِ مشقِ نازِ معشوقانہ برسوں سے

جذب آخر تدبیر سلوک ہے

ترا مجذوب جذبِ حسن ہی سے کام نکلے گا | عبث ہے تو مریدِ ہمتِ مردانہ برسوں سے

تمنائے کیفیات روحانیہ و قطع کیفیات نفسانیہ

بس اب ملنے لگے مجذوب کو بھی بادۂ صافی | کہ اے ساقی یہ ہے دُردی کشِ میخانہ برسوں سے

انقطاع عن الخلق الی الخالق

بیکسی ہی سے حصولِ مدعا ہونیکو ہے | کوئی مت پوچھو مجھے میرا خدا ہونیکو ہے

دشمنیِ خلق میری رہنما ہونے کو ہے | اب میرا دستِ طلب دستِ دعا ہونیکو ہے

ازدیاد شوق

دلربا پہلو سے اٹھکر اب جدا ہونیکو ہے | کیا غضب ہے کیا قیامت ہے یہ کیا ہونیکو ہے

آج تو جی بھر کے پی لینے دے اے ساقی مجھے | جان ہی جاتی رہیگی اور کیا ہونیکو ہے

تعلیم تفویض

اے دلِ پُر آرزو کر دے سرِ تسلیم خم | دیکھ کن ہاتھوں سے خونِ مدعا ہونیکو ہے

قبض کے بعد بسط ہے

ابرِ رحمت ہے سراسر یہ بلاؤں کا ہجوم | صبر کر اے دل بس اب فضلِ خدا ہونیکو ہے

تعلیم ضبط و صبر

ہاں بلا سے جان ہی نکلے مگر نکلے نہ آہ | ہوشیار اے دل کہ وہ صبر آزما ہونیکو ہے

بیان حجابات نورانیہ

نور دیکھا اسکا ہر سو پھر بھی وہ مستور ہے　　جلوہ تو کیا ہوگا اسکا جس کا پردہ نور ہے

ثمرات پر نظر نہ چاہیئے

بس چلا چل قطع راہ عشق اگر منظور ہے　　یہ نہ دیکھ اے ہمسفر نزدیک ہے یا دور ہے

ضبط در قبض

اُف بھی کر سکتے نہیں نالوں کا کیا مذکور ہے　　جتنے ہم مجبور ہیں بلبل کہاں مجبور ہے

القائے نسبت

حسرت دیدار میں کچھ اس غضب کی آہ کی　　دل پہ گر پڑ نیکو مضطر آج برق طور ہے

چند روزے جہد کن باقی بخند

مشکلیں عاشق کو ہیں بس قبل از دیوانگی　　کچھ دنوں غم سہہ لیا پھر عمر بھر مسرور ہے

ترغیب بیداری شب

سب پڑے سوتے ہیں اور اپنی ہے دنیا ہی الگ　　اک ہجوم شوق ہے ہم ہیں شب دیجور ہے

ناکامیاں سفر کامیابی ہیں

بس اب کیا غم یہ سن لی ہے بشارت پیر کامل کی　　سفر کامیابی ہیں یہی ناکامیاں دل کی

تعلیم دوام عمل

ہمیں تو رات دن اے ہمسفر چلنے سے مطلب ہے　　سفر محدود ہو جنکا انہیں ہو فکر منزل کی

قلب اصل میں معرفت الٰہی کیلئے ہے

کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل میں تم نہ ہو　　بس نام کا وہ گل ہے کہ جس گل میں بو نہ ہو

خلوت کی حقیقت

حجروں میں لاکھ بیٹھئے خلوت مگر کہاں　　جب تک کہ جان و دل میں بسا تو ہی تو نہ ہو

بیان شوق دیدار الٰہی

تمنا ہے کہ اب کوئی جگہ ایسی کہیں ہوتی　　اکیلے بیٹھے ہوتے یاد ان کی دل نشیں ہوتی

جو ان کو دیکھ لیتے ہم تو پھر کیا زندہ رہ جاتے　　نگاہ اولیں اے دل نگاہ واپسیں ہوتی

نہیں کرتے ہیں وعدہ دید کا وہ حشر سے پہلے — دلِ بیتاب کی ضد ہے ابھی ہوتی یہیں ہوتی

دکھاتے پھر تماشا تم کو ہم اپنے تڑپنے کا — جو عالم بے فلک ہوتا جو دنیا بے زمیں ہوتی

ستاروں کو یہ حسرت ہے کہ بنتے وہ مرے آنسو — تمنا کہکشاں کو ہے کہ میری آستیں ہوتی

وہاں بستے جہاں دود فغاں کا آسماں ہوتا — وہاں رہتے جہاں خاکسترِ دل کی زمیں ہوتی

برکت خلوت

جو میخانہ میں ہے ام الخبائث حضرتِ واعظ — پہنچ جاتی جو حجرہ میں شراب الصالحین ہوتی

بہار کے لئے ہم ہیں کہ ہم ہیں اہل خزاں — ہمنشیں اہل بہار آپ ہیں خزاں کیلئے

نا چیز ہیں پھر بھی بڑی چیز مگر ہم — دیتے ہیں کسی ہستی مطلق کی خبر ہم

خدر از دنیا

زہر دارد در درون دنیا چو مار — گرچہ بینی ظاہرش نقش و نگار

زال دنیا چوں عروس آراستہ است — در وے روزے شوئے دیگر خواستہ است

مقبل آں مرد کیہ شد زیں جفت طاق — پشت بر وئے کرد وادش سہ طلاق

لب بہ پیش شوئے خنداں می کند — پس ہلاک از زخم دنداں می کند

عمر دنیا چند روزے بیش نیست — غافل است آنکس کہ پیش اندیش نیست

یا دلِ فارغ چو باشی تندرست — دیگر از دنیا نباید ہیچ جست

ایکہ در خوابی ہمہ شب تا بہ روز — بہر گور خود چراغے بر فروز

خواب و خور جز پیشۂ انعام نیست — خفتگاں را بہرہ از انعام نیست

چوپایہ ۱۲

جائے گریہ است ایں جہاں در وے مخند — چشم عبرت بر کشا و لب بہ بند

ترک مال و جاہ

اے برادر ترک عز و جاہ کن ‏ خویش را شائستۂ درگاہ کن
عز و جاہت سر بہ پستی میکشد ‏ مر ترا بر تن پرستی می کشد
خوار گردد ہر کہ باشد جاہ جوئے ‏ اے برادر قرب آں درگاہ جوئے
ہر کہ را ذوق نکونامی بود ‏ خاص مشمارش کہ او عامی بود
لاشۂ داری سبک کن بار خویش ‏ ورنہ در رہ سخت بینی کار خویش
چیست ہا رت جیفۂ دنیائے دون ‏ کز پئے آں گشتۂ خوار و زبوں
مال دنیا خاکساران را دہند ‏ آخرت پرہیزگاراں را دہند
مال و زر بے بدست آورده گیر ‏ بعد ازاں در گور حسرت بردہ گیر

ترغیب فقر و زہد

اکتفا بر روزی یک روزہ کن ‏ گر نداری از خدا دریوزہ کن
تا یکے چوں مور باشی دانہ کش ‏ گر تو مردی فاقہ را مردانہ کش
تا توانگر باشی اندر روزگار ‏ نفس را از آرزوہا دور دار
فقر و درویشی شفائے مومن است ‏ زانکہ اندر وے صفائے مومن است
حاصل از دنیا چہ باشد اے امین ‏ نہ گزے کرباس وسہ گز از زمین
گرچہ باشد بے نوا در زیر دلق ‏ خویش را منعم نماید پیش خلق
ترک دنیا کن برائے آخرت ‏ وز بدن برکش لباس فاخرت
از خدا نبود دراجستن غنا ‏ ہست مومن را غنا رنج و عنا

فوائد صحبت

از حضور صالحاں صالح شوی ‏ ور نشینی با بداں طالح شوی
ہر کہ او با صالحاں ہمدم شود ‏ در حریم خاص حق محرم شود

مرد گانند اغنیائے روزگار ‌‌ ‌ اے پسر با مردگان صحبت مدار

ترغیب آخرت و مجاہدہ نفس

اے پسر با یاد حق مشغول باش ‌ ‌ وز خلائق دور ہمچوں غول باش

وقت طاعت تیز رو چوں باد باش ‌ ‌ وز ہمہ کار جہاں آزاد باش

ہر چہ دادی در رہ حق آں تست ‌ ‌ آنچہ ماند از تو بلائے جان تست

تا توانی حاجت بیکس بر آر ‌ ‌ تا بر آرد حاجتت را کردگار

عارف از دنیا و عقبیٰ فارغ است ‌ ‌ زانچہ باشد غیر مولیٰ فارغ است

ہمت عارف لقائے حق بود ‌ ‌ زانکہ در حق فانیِ مطلق بود

بر خلاف نفس کن کار اے پسر ‌ ‌ تا نیفتی زار در نارِ سقر

نفس نتواں کشت الا باسہ چیز ‌ ‌ چوں بگویم یاد گیرش اے عزیز

خنجر خاموشی و شمشیر جوع ‌ ‌ نیزۂ تنہائی و ترک ہجوع

مدح خاموشی

بہ طبعم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید ‌ ‌ خموشی معنئے دارد کہ در گفتن نمی آید

سینہ ہا را خامشی گنجینۂ گوہر کند ‌ ‌ یاد دار ید از صدف این نکتۂ سر بستہ را

مذمت کج خلقی

اے پسر کم گوئے با مردم درشت ‌ ‌ ور بگوئی از تو گردانند پشت

علاج عجب

تکیہ کم کن خواجہ بر کردار خویش ‌ ‌ دل بنہ بر رحمت جبار خویش

توکل

از خدا خواہ آنچہ خواہی اے پسر ‌ ‌ نیست در دست خلائق خیر و شر

توکل

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس ‌ ‌ زانکہ نبود جز خدا فریاد رس

رعب اہل اللہ

آنکہ از قہر خدا ترسد بسے ــ بے گماں ترسند از وے ہر کسے

حذر از غیبت و بد گوئی

تا توانی ہیچ کس را بد مگوئے ــ پیش مردم عیب کس ہرگز مجوئے

گر کنی خیرے تو آں از خود مبیں ــ ہر چہ بینی نیک بیں و بد مبین

اکرام ضیف

اے برادر میہماں را نیک دار ــ ہست مہماں از عطائے کردگار

از تکلف دور باش اے میزبان ــ تا گرانی نبود ت از میہماں

رضا بالقضا و حذر از تکبر

در قضائے آسمانی دم مزن ــ ہر کسے را پیش بین و کم مزن

مدح سخاوت

اسخیا را با جہنم کار نیست ــ جائے ممسک جز درون نار نیست

اعتدال انفاق

خرج را بیرون ز اندازہ مکن ــ خشک ریش خویش را تازہ مکن

صبر

در بلا وقتیکہ صابر نیستی ــ نزد اہل صدق شاکر نیستی

بے شکایت صبر تو باشد جمیل ــ با کسے کم کن شکایت از خلیل

ترغیب عیادت

بر سر بالین بیماران گذر ــ زانکہ ہست ایں سنت خیر البشر

اعتدال طعام

بر سر سیری مخور ہرگز طعام ــ تا نہ میرد در بدن قلب اے غلام

علت مردم زپر خواری بود ــ خوردن پر تخم بیماری بود

ہر کہ او ترک اقارب می کند ــ جسم خود قوت عقارب می کند

اعتراف عجز و رضا بالقضا

عاجزیم و جبر ما کردہ بسے — نیست ما را غیر تو دیگر کسے

گر بخوانی ور برانی بندہ ایم — ہر چہ حکم تست زاں خرسندایم

مذمت تعمیر بلاضرورت

ہر کہ دربند عمارت می شود — ہر چہ دارد جملہ غارت می شود

ورع

ہر کہ باطن از حرامش پاک نیست — روح او را رہ سوئے افلاک نیست

تواضع

دانہ پست افتد زبر دستش کنند — خوشہ چوں سر برکشد پستش کنند

گر تواضع پیش گیری اے جواں — دوست دارند تا ہمہ خلق جہاں

ترغیب مکافات ظلم

ہر کہ را رنجاندہ عذرش بخواہ — تا نباشد خصم تو در عرصہ گاہ

یاد حق موجب زہد ہے

یاد حق اگر مونس جانت بود — کے ہوائے کاخ و الوانت بود

طریق سلوک با دشمناں

دشمن خود را نباید زد تبر — گر توانی کشت او را با شکر

جنگ موجب ویرانی ہے

ہر کہ او استیزہ با سلطاں کند — کار خود را سر بسر ویراں کند

علامت بدبختی

نشنود از دوست بر پند را — از جہالت بگسلد پیوند را

حذر از حقد و کینہ

دل ز غل و غش ہمیشہ پاک دار — تا توانی کینہ در سینہ مدار

حذر از پردہ داری

اے برادر پردہ مردم مدر — تا ندرد پردہ ات شخصے دگر

حذر از طمع

تا زبانت باشد اے خواجہ دراز　　دست کوتہ دار و ہر مت ناز

ناکس سے حاجت چاہو

گر تو بینی ناکسے را دستگاہ　　حاجت خود را از وہرگز مخواہ

افراد

پسندیدگی خلوت

ہمیشہ رہتا ہوں اک بیخودی کے عالم میں　　جہاں میرے لئے ہو نہ میں جہاں کیلئے

بیان درد دل

درد دل نے اور سب دردوں کا درماں کردیا　　عشق کی مشکل نے ہر مشکل کو آساں کردیا

قدر دانی قیود شریعت

قیود شرع پہ واللہ سو آزادیاں صدقے　　کہاں وہ حظِ نفسانی کہاں یہ لطفِ روحانی

کامرانی آخرت بشکل حرمانی دنیا

وہاں اپنی حقیقت تجھکو دکھلاؤنگا اے مسطر　　یہاں رکھتی ہے مری کامرانی شکل حرمانی

جامعیت مرنی

محفل میں تیری سب کے ارمان نکل رہے ہیں　　سالک اُبل رہے ہیں مجذوب اچھل رہے ہیں

ترک تنعم

کیسے نصیب بھلا خاک کوئے دلبر کی　　یہاں بھی یاروں نے کیا سیج لگائی بستر کی

تعلیم فنا در عشق

عبث ہی جستجو بحر محبت کے کنارے کی　　بس اس میں ڈوب مرنا ہی ہے ایدل پار ہوجانا

تعلیم طالب

لئے جاؤں گا عمر بھر نام تیرا　　ہے سُننا نہ سننا شہا کام تیرا

صراط مستقیم کا ہر شخص نوالہ ہے

میں تو ہوں ہی رند مشرب پارسا تو بھی نہیں　　میں اگر ہوں جام در کف تو نظر بر جام ہے

اشعار اکبر حسین الہ آبادی

وقت طلوع دیکھا وقت غروب دیکھا
اب فکر آخرت ہے دنیا کو خوب دیکھا

اس نے خدا کو سمجھا اس نے بتوں کو دیکھا
یا اس نے خوب سمجھا یا اس نے خوب دیکھا

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
بس جان گیا بس تری پہچان یہی ہے

نہیں پرسش ہے اسکی الفت اللہ کتنی ہے
یہی سب پوچھتے ہیں آپکی تنخواہ کتنی ہے

انہوں نے دیں کب سیکھا ہے رہ کر شیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے صاحب کے دفتر میں

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

علوم دنیوی کے بحر میں غوطہ لگانے سے
زباں گو صاف ہو جاتی ہے دل طاہر نہیں ہوتا

ترقی پاتے ہیں لڑکے ہمارے نور دیں کھو کر
یہ کیا اندھیر ہے سمجھ لیتے ہیں تب چمکتے ہیں

سے بے تمہارے دیکھے اب دم بھی چین آتا نہیں
سچ بتلاؤ جانِ جاں تم نے مجھے کیا کر دیا

ہو طلب کامل تو بس نعمت اسی کا نام ہے
بھوک نے نانِ جویں کو من و سلوی کر دیا

اشعار جگر

مری طلب بھی کسی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ خود نہیں اٹھتے اٹھائے جاتے ہیں

اغیار بدل خندہ زن و دل بتو مشغول
خلقے پسِ دیوانہ و دیوانہ بکارے

دیگر اشعار

توحید تو یہ ہی کہ خدا حشر میں کہدے — یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہی

مذہب عشق میں گنجائش تاویل کہاں — دین پر حیف ہے گر دین کا فتوی ہے یہی

لے چلو ہم کو جدھر جائینگے بے چون و چرا — مذہب اہل رضا جادۂ تقوی ہے یہی

تتمہ اشعار خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب

انتخاب از فریاد مجذوب در یاد محبوب

اے خدا اے میرے ستار العیوب — میرے مولا میرے غفار الذنوب

تجھ پہ روشن ہے مرا حال زبوں — پارسا ہیں لاکھ ظاہر میں بنوں

سچ ہے مجھ سا کوئی ناکارہ نہیں — جز بہ اقرار خطا چارہ نہیں

سخت بد کردار و بداطوار ہوں — سخت نالائق ہوں نابنجار ہوں

ہیں بدی میں آپ ہوں اپنی مثال — بدعمل۔ بدنفس بدخو۔ بدخصال

سر بہ سر عصیاں سراپا عیب ہوں — مستحق نار میں لاریب ہوں

سینکڑوں کو تو کریگا جنتی — ایک یہ نا اہل بھی اُن میں سہی

ہیں گنہ بیحد نہ مجھسے لے حساب — داخل جنت مجھے کر بیحساب

ہوں ترا بندہ مگر بس نام کا — بندہ ہوں میں نفس نافرجام کا

سخت طغیانی پہ ہے بحر ذنوب — لے خبر کشتی مری جائے نہ ڈوب

بے ترے دل کیا ہی بس اک خول ہو — جلد آ یہ ناؤ ڈانواڈول ہے

غلبہ وہ دے نفس اور شیطان پر | آ بنی ہے اب تو بس ایمان پر
اب تو ہو جائے کرم مجھ پر شتاب | اس سے بھی اب حال کیا ہوگا خراب
تھک چکا اصلاح سے میں ناتواں | کاہ سے کیا ہٹ سکے کوہ گراں
از چو ما بیچارگان ایں بند سخت | کہ کشاید جز تو اے سلطان بخت
ایں چنیں قفل گراں را اے ودود | کہ تواند جز کہ فضل تو کشود
میری ہر کوشش ہوئی ناکامیاب | دے چکی ہے اب مری ہمت جواب
خویش را دیدیم و رسوائی خویش | امتحان ما مکن اے شاہ بیش
حال ابتر ہے دل برباد کا | ہاں مدد کر وقت ہے امداد کا
یاس نے بس اب تو ہمت توڑ دی | اب تو لے کشتی تجھی پر چھوڑ دی
لاکھ ٹوٹی ناؤ ہے منجدھار ہے | ناخدا تو ہے تو بیڑا پار ہے
دستگیرم در چنیں بیچارگی | شاد گردانم دریں غمخوارگی
زیر ہوتا ہی نہیں نفس شریر | دستگیری کر مری اے دستگیر
تو جو چاہے پاک ہو مجھ سا پلید | فضل سے تیرے نہیں کچھ بھی بعید
پاک ہے تو پاک کر دے دل مرا | نور سے عرفان کے بھر دے دل مرا
قلب سے دھو دے مرے ہر گندگی | ہو عطا پاکیزہ اب تو زندگی
نفس کا یارب مرے کر تزکیہ | کر عطا مجھ کو حیوۃ طیبہ
روک لایعنی سے اب میری زباں | ذکر میں تیرے رہوں رطب اللساں
چھوڑ دوں میں اب سخن آرائیاں | اب کروں دل کی چمن آرائیاں
اے خدا بنما تو جاں را آں مقام | کاندرو بے حرف می روید کلام

قطرۂ دانش کہ بخشیدی ز پیش — متصل گرداں بہ دریاہائے خویش

اب تو یارب آخرت کی فکر ہو — دل میں تیری یاد لب پر ذکر ہو

اب نہ ناجنسوں سے میں یاری کروں — تیرے پاس آنیکی تیاری کروں

تجھ سے ہو وہ انس وہ رغبت مجھے — خلق سے ہونے لگے وحشت مجھے

ملنا جلنا خلق سے ہو کم مرا — تو ہی مونس تو ہی ہو ہمدم میرا

مطمئن ہو قلب تیرے ذکر سے — دور ہوں سب فکر تیرے فکر سے

تجھ سے ہو ایسی قوی نسبت مجھے — مانع خلوت نہ ہو جلوت مجھے

رہ گئے ہیں زندگی کے دن بھی کم — اب تو ہو جائے مرے اوپر کرم

عمر کا اکثر ہوا حصہ تو طے — ہائے غفلت میں رہوں گا تا بکے

روز و شب اندر معاصی بودہ ایم — غافل از امر و نواہی بودہ ایم

بیگنہ نگذشت بر ما ساعتے — با حضور دل نہ کردم طاعتے

کردگارا منگر اندر فعل ما — دست ما گیر اے شہ ہر دو سرا

عمر جتنی رہ گئی ہے میری اب — ذکر و طاعت میں بسر ہو روز و شب

اب جیوں میں زندگی طاعات کی — ہو تلافی ما بقی ما فات کی

اب تو یارب آخرت کی فکر ہو — دل میں تیری یاد لب پر ذکر ہو

دل میں تیری یاد لب پر نام ہو — عمر بھر اب تو یہی بس کام ہو

کردئے تو نے ولی بندے ہزار — مجھکو بھی اپنا بنالے کردگار

مجھ گدا کو بھی بحق شاہ دیں — بخش یارب دولت صدق و یقیں

بہر فیض شیر مرد تھانوی — کر مرے ایماں کو یارب قوی

رات دن ہوں نشۂ غفلت میں چور | شغل ہے لہو لعب فسق و فجور

با چنیں نزدیکیٔ دوریم دور | در چنیں تاریکیٔ بفرست نور

نو بہار احسن گل دہ خار را | زینت طاؤس دہ ایں مار را

غرق بحر معصیت ہوں سر بسر | رحم کر مجھ پر الٰہی رحم کر

سن مرے مولا مری فریاد کو | آ مرے مالک مری امداد کو

تجھ پہ روشن ہیں مرے سارے عیوب | جانتا ہے تو مری حالت کو خوب

گو ترے آگے ذلیل و خوار ہوں | حشر میں رسوا نہ اے ستار ہوں

اے خدا ایں بندہ را رسوا مکن | گر بدم من سر من پیدا مکن

ہوں تو میں مجذوب لیکن نام کا | کر مجھے مجذوب یا رب کام کا

یاد میں رکھ اپنی مستغرق مجھے | ہو نہ ہوش ماسوا مطلق مجھے

دل مرا ہو جائے اک میدان ہو | تو ہی تو ہو۔ تو ہی تو ہو۔ تو ہی تو

اور مرے تن میں بجائے آب و گل | دردِ دل ہو۔ دردِ دل ہو۔ دردِ دل

غیر سے بالکل ہی اُٹھ جائے نظر | تو ہی تو آئے نظر دیکھوں جدھر

کچھ نہ سوجھے تیری ہستی کے سوا | تیرے اوج اور اپنی پستی کے سوا

تجھ سے دم بھر بھی مجھے غفلت نہ ہو | تیرے ذکر و فکر سے فرصت نہ ہو

آخری عرض گدا ہے شاہ سے | تا دم آخر نہ بھٹکوں راہ سے

سب سے بڑھ کر ہے یہ عرض مختصر | خاتمہ کر دے مرا ایمان پر

اندراں دم کز بدن جانم بری | از جہاں با نور ایمانم بری

چشم دارم از گنہ پاکم کنی۔ | پیش ازاں کاندر لحد خاکم کنی

غزل

نہ لو نامِ الفت جو خود داریاں ہیں
بہت ذلتیں ہیں بڑی خواریاں ہیں

کرم کے بھروسے جو میخواریاں ہیں
وہ میخواریاں کیا نکوکاریاں ہیں

نکوکاریوں پر نظر ہو تو پھر وہ
نکوکاریاں کیا سیہ کاریاں ہیں

مرا دل ہے ہر وقت محوِ تماشہ
فدا میری غفلت پہ بیداریاں ہیں

میں رہتا ہوں دن رات جنت میں گویا
مرے باغِ دل میں وہ گلکاریاں ہیں

کیا گھر تصور میں کس مہ لقا نے
جو دل پر مسلسل یہ ضو باریاں ہیں

جو آسان سمجھو تو ہے عشق آساں
جو دشوار کر لو تو دشواریاں ہیں

کسیکو کسی سے کسیکو کسی سے
ہمیں اپنی ہستی سے بیزاریاں ہیں

لگی رہتی ہے آگ سی تن بدن میں
رگوں میں لہو ہے کہ چنگاریاں ہیں

دکھا مجھ کو جلوہ بقدرِ تحمل
بس اب پردہ در پردہ برداریاں ہیں

نہ گھبرا کوئی دل میں گھر کر رہا ہے
مبارک کسی کی دل آزاریاں ہیں

بیاباں میں مشغول رقصِ جنوں ہوں
بگولوں سے اب تو مری یاریاں ہیں

امیری فقیری میں یکساں رہے ہم
نہ جب عزتیں تھیں نہ اب خواریاں ہیں

کھلی جب سے دنیا کی ہم پر حقیقت
نہ خوشیاں رہی ہیں نہ بیزاریاں ہیں

ہمیں ذلتوں کا نہیں کوئی کھٹکا
جہاں عزتیں ہیں وہیں خواریاں ہیں

بظاہر مری چھوٹی چھوٹی ہیں باتیں
جہاں سوز لیکن یہ چنگاریاں ہیں

بڑی عشق میں ہیں بہاریں مگر ہاں
گھرے خار زاروں سے پھلواریاں ہیں

پتے کی سناتا ہے مجذوب باتیں
بھلے خبطیوں میں خبرداریاں ہیں

لگی آنکھ مجذوب کس مہ لقا سے
بتا کیوں یہ راتوں کی بیداریاں ہیں

مواعظ طبع شدہ کی مختصر فہرست

نام مواعظ	قیمت	نام مواعظ	قیمت
دعوت عبدیت ۔ جلد ہشتم	عہ ر	آداب التبلیغ	۳ ر
حقوق القرآن	۲ ر	ذکر الرسول	۳ ر
تسہیل الاصلاح	۲ ر	الصلوٰۃ	۳ ر
فضل العلم	۲ ر	الحیٰوۃ	۳ ر
تطہیر الاعضاء	۳ ر	التبشیر	۳ ر
اصلاح الیتامیٰ	۴ ر	تجارت آخرت	۲ ر
نفی الحرج	۲ ر	علاج الکبر	۱ ر
النور	۳ ر	حیوۃ الطیبہ	۲ ر
فوائد الصحبۃ	۳ ر	ترک المعاصی	۱ ر
ضرورۃ العلم بالدین	۳ ر	الاتعاظ بالغیر	۱ ر
تفصیل التوبہ	۳ ر	تادیب المصیبۃ	۱ ر
تیسیر الاصلاح	۳ ر	قطع التمنی	۲ ر
غوائل الغضب	۳ ر	المراد	۲ ر
التنبیہ	۱ ر	الباب لاولی الالباب	۳ ر
ترک مالا یعنی	۴ ر	درجات الاسلام	۳ ر
نقد اللبیب فی عقد الحبیب	۲ ر	الاعتصام بحبل اللہ	۳ ر
تعلیم التعلیم	۲ ر	دواء الضیق	۳ ر
الکمال فی الدین للرجال	۲ ر	شکر المثنوی	۳ ر
الکمال فی الدین للنساء	۴ ر	الغضب	۲ ر
الاتفاق	۳ ر	حقوق البیت	۳ ر

ملنے کا پتہ :- کتب خانہ امدادیہ کتابیں منگائیے :- مولوی محمد عثمان علی صاحب ۔ مسجد رمضان شاہ ۔ پھاٹک حبش خان دہلی

بسم اللہ پانچ وعظوں کا مجموعہ یعنی شرح الصدور فی حقوق الظہور النور مع ضروری اضافوں کے

عطر تصوف یعنی

اکمال الشیم کا طبع ثانی

بعد حمد و صلوٰۃ کے احقر عبد المجید بچھرایونی یکے از خدام بارگاہ تھانوی عرض کرتا ہے کہ اس لاجواب [illegible]
میں اس سے زیادہ کچھ کہنے کی حاجت نہیں کہ یہ کتاب الحکم کی بے نظیر شرح ہے جس کے مصنف شیخ ابن عطاء اللہ
اسکندری ہیں جن کی جلالت و عظمت پر حضرات صوفیہ کرام کا اتفاق ہے۔ اصل کتاب عربی [illegible]
تبویب شیخ علی متقی مصنف کنز العمال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی اور حضرت اقدس قطب العالم
السالکین مقدام العلماء الراسخین مولٰنا الحافظ الحاج مولٰنا خلیل احمد صاحب سہارنپوری مہاجر [illegible]
سرہٗ نے اعلیٰحضرت شیخ العرب والعجم حضرت حاجی شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ کے ارشاد
میں ترجمہ فرمایا۔ پھر مولٰنا الحافظ الحاج مولوی محمد عبد اللہ صاحب گنگوہی نے اس کی
شرح فرمائی اور حضرت اقدس حکیم الامۃ المحمدیہ مجدد الملۃ الاسلامیہ مولٰنا الشیخ محمد اشرف علی صاحب
دامت برکاتہم نے اس کو پسند فرما کر خانقاہ امدادیہ کے درس سلوک میں داخل فرمایا اور سالکین کو
اس کے مطالعہ کا حکم فرماتے ہیں علاوہ کتاب کے فی نفسہٖ مفید ہونے کے ایک خصوصیت اس میں یہ بھی ہے کہ
شرح میں عربی شرح سے مدد لی گئی ہے جس کو شارح نے دیباچہ میں ظاہر کیا ہے۔ لیکن زیادہ تر امداد
حکیم الامۃ مولٰنا تھانوی مدفیوضہم العالی کی تحقیقات تقریر و تحریریہ سے ہی لی گئی ہے جیسا کہ
ماخذ سے معلوم ہو سکتا ہے متوسلین حضرت حکیم الامۃ کے لئے اس کو داخل درس کرائے جانے کی بڑی وجہ
ہے۔ اس بناء پر حضرت حکیم الامۃ مجدد الملۃ کے افادات کے شائقین کو خصوصیت کے ساتھ ادھر
متوجہ ہونا چاہئیے۔ اور طبع ثانی میں تتمیم فائدہ کے لئے آخر میں حضرت حکیم الامت کے چند خاص ملفوظات
کا مجموعہ ملقب بہ سلسبیل لعابری السبیل بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جن میں تصوف کا نہایت جامع
خلاصہ اور نہایت ہی سہل طریق عمل ارشاد فرمایا گیا ہے۔ جو قریب قریب تمام مطولات سے مستغنی
ہو گیا ہے۔ چونکہ یہ کتاب اس وقت نایاب ہو گئی تھی اسلئے احقر نے اس کو دوبارہ طبع کرایا ہے
رسالہ السلسبیل علیحدہ بھی مل سکتا ہے جس کی قیمت ایک آنہ ہے۔ اور حضرت والا کے دیگر رسائل
بھی ہمارے یہاں ملتے ہیں۔

ملنے کا پتہ:- مولوی عثمان علی صاحب مسجد رمضان شاہ پھاٹک حبش خان دہلی